عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد ۱۴ | ۳ تا ۹ مئی ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۴ تا ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۱۶ھ | شمارہ ۴۹

دورِ حاضر کے جھوٹے مدعیانِ نبوت اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت

توہینِ رسالت کا قانون

مذاہب عالم کی نظر میں

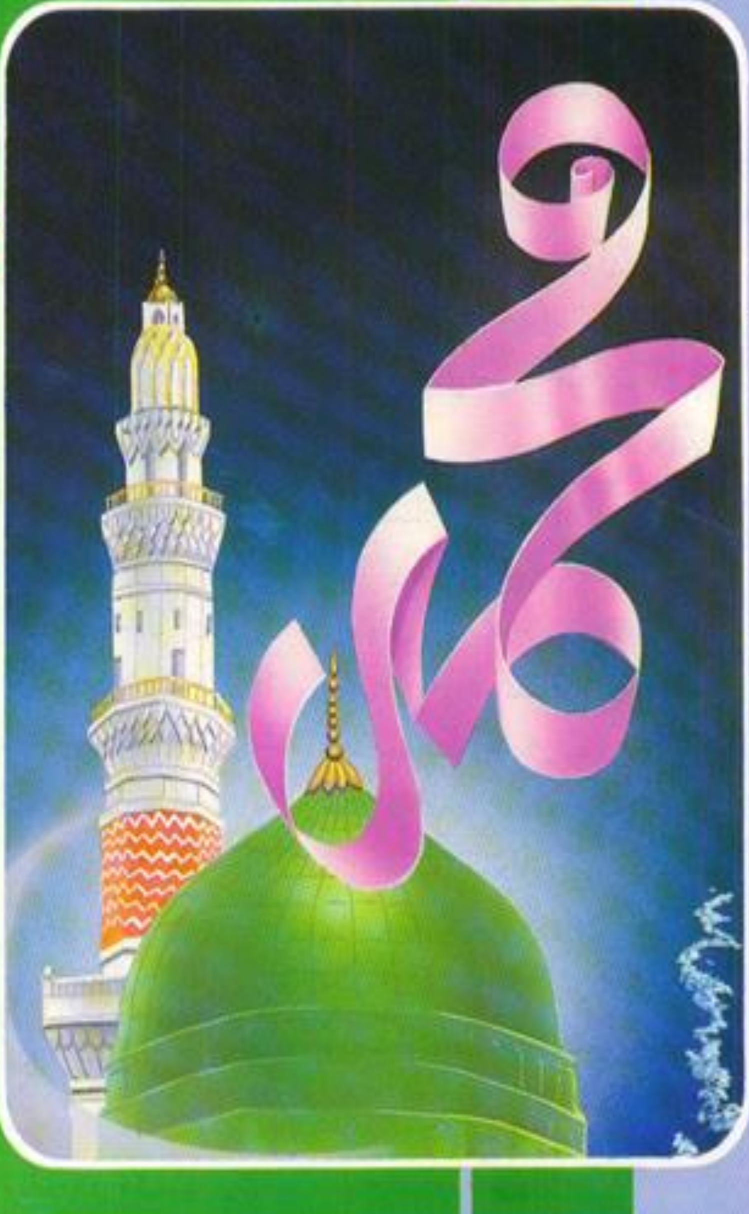

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

نقد اور ادھار میں فرق

س ـــ ہمارے بہنوئی سنار کا کام کرتے ہیں۔ جو لوگ ان کے پاس سونا لینے آتے ہیں ان میں کچھ لوگ نقد لیتے ہیں اور کچھ لوگ ادھار لیتے ہیں جو لوگ نقد لیتے ہیں ان کو کم دام میں دیتے ہیں اور جو لوگ ادھار لیتے ہیں ان کو زیادہ دام میں دیتے ہیں کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب ـــ ایک چیز نقد کم قیمت پر فروخت کرنا اور ادھار زیادہ قیمت پر دینا جائز ہے یہ چیز سود کے زمرے میں نہیں آتی البتہ فروخت کرتے وقت نقد یا ادھار پر فروخت کرنے اور قیمت اور قسطوں کا تعین ضروری ہے۔ نیز سونے چاندی کی خرید و فروخت نقدی رقم کے ساتھ بطریق ادھار جائز ہے بشرطیکہ احد العوضین پر قبضہ کرلیا جائے تاکہ بیع الکالی بالکالی لازم نہ آئے جو کہ ناجائز ہے۔

بدعتی کی امامت

س ...... کیا بدعتی امام کے پیچھے نماز دہرانی پڑتی ہے دہرانے میں وقت ہو یا فتنے کا اندیشہ ہو تو کیسے دہرائیں؟

جواب ـــ بدعتی کی بدعت اگر کفر تک نہ پہنچے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ' واجب الاعادہ ہے۔ اور اگر اس کی بدعت کفر تک پہنچے تو پھر اس کے پیچھے نماز ناجائز ہونے میں کوئی اشکال ہی نہیں۔

وماتقل عن بعض السلف من المنع عن الصلوة خلف المبتدع فمحمول علی الکراھۃ اذلاکلام فی کراھۃ الصلوۃ خلف الفاسق والمبتدع ھذا اذ الم یود الفسق اوالبدعۃ الی حد الکفر اما اذا ادی الیہ فلاکلام فی عدم جواز الصلوۃ خلفہ

(شرح عقائد ص ۱۵۹و ص ۱۶۰)

وکذا کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا۔

(در مختار ج ۱ ص ۴۵۷)

اگر مسجد میں دھرانے میں وقت ہو یا فتنہ کا اندیشہ ہو تو گھر پر دھرالیں۔

قسطوں کے کاروبار میں زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ؟

س ـ قسطوں کے کاروبار میں جبکہ تمام پیسے قرض ہوتے ہیں اور قسطوار ماہانہ وصول کیا جاتا ہے کیا اس پر زکوۃ واجب ہے اگر ہے تو ادا کرنے کا طریقہ کیا ہوگا۔

ج ... زکوۃ کی ادائیگی تک جس قدر قسطیں وصول ہو چکی ہیں وہ پہلے سے موجود نصاب میں شامل ہو جائیں گی اور ان کی زکوۃ ادا ہو جائیگی اسی طرح تمام قسطوں کی وصولی کا طریق کار رہے گا کہ وصول شدہ قسط نصاب میں شامل کر دی جائے گی لیکن اگر پیشگی یکمشت تمام قسطوں کی زکوۃ دینا چاہے تو بھی جائز ہے اور پہلے سے موجود نصاب کے ساتھ شامل کرکے کل کی زکوۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے دی جائے گی۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ ص ۷۶۹ ج ۲)

اپنے سگے بھائی کو زکوۃ دینا

س ...... کیا اپنے مستحق بھائی کو آدمی زکوۃ دے سکتا ہے جبکہ ایک ہی گھر میں رہتا ہو اور کھانے پینے وغیرہ سب میں شریک ہو۔

ج...... بھائی کو زکوۃ دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ افضل ہے بشرطیکہ وہ زکوۃ کا مستحق ہو اور صاحب نصاب بھائی کے اثاثے میں کسی قسم کے حقوق ملکیت اس کو حاصل نہ ہوں' نیز اکٹھے کھانے' پینے سے استحقاق باطل نہیں ہوتا۔

(عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱)

رشوت کا لین دین

س ۱...... اسٹیل مل کے اعلیٰ افسران بیوپاری سے شرط لگاتے ہیں کہ اگر تم ہمیں نفع کا آدھا حصہ دو گے تو تم کو مال دیں گے ورنہ نہیں۔ اور جو ان سے مال لیتا ہے وہ ان سے نفع کا آدھا حصہ مارکیٹ کے حساب سے پہلے وصول کرلیتے ہیں اور بیوپاری مجبور ہے کیونکہ اسے اور جگہ سے مال نہیں ملتا اگر ملتا بھی ہے تو بہت مہنگا ملتا ہے کیا یہ طریقہ کار رشوت میں شامل ہے یا جائز ہے؟

س ۲...... اسٹیل مل میں مال ٹینڈر ہوتا ہے اور ٹینڈر اس کا منظور ہوتا ہے جو وہاں کے افسران کو رشوت دیتا ہے ورنہ نہیں۔

بیوپاری آپس میں مل کر ٹینڈر کی قیمت کم لگاتے ہیں تاکہ ان سے جو رشوت کی زائد رقم لی جاری ہے وہ اس میں پوری ہو جائے کیا یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں؟

مشتاق احمد صدیقی کراچی

جواب ۱...... اعلیٰ افسران کا بیوپاریوں سے شرط لگا کر آدھا نفع لینا رشوت ہے اور رشوت حرام ہے اور ایسے لوگوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت اور جہنم کی وعید سنائی ہے۔ بیوپاریوں کو چاہئے کہ ایسے کاروبار سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں مجبوراً رشوت دینا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور توبہ و استغفار کریں تاکہ رشوت دینے کے عذاب سے بچ سکیں۔

جواب ۲...... بیوپاریوں کا آپس میں مل کر ٹینڈر کی قیمت کم یا زیادہ لگانا تو جائز ہے لیکن رشوت دینا یا لینا پھر بھی حرام ہے۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۴ شمارہ ۴۹

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خان محمد زید مجدہٗ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان

○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر: عبداللہ ملک

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن: ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ	۴
توہین رسالت کا قانون	
مذاہب عالم کی نظر میں	۶
دور حاضر کے جھوٹے مدعیان نبوت	
اور تحریک تحفظ ختم نبوت	۱۱
اسلامی نظریہ امتحان	۱۷
اخبار ختم نبوت	۲۲

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۵۰ روپے سہ ماہی: ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ

اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN

LONDON.SW9 9HZ.U.K.

PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۲-۱ بی، ٹاؤن کراچی

پنجاب میں نئے ”جھوٹے نبی“ کا ظہور۔۔۔یا توہین رسالت کا نیا انداز؟

سرزمین پنجاب کی زرخیزی ہر اعتبار سے مسلمہ حقیقت ہے۔ یہاں کی آب و ہوا جس طرح لہلہاتی کھیتیوں اور اکثر اقسام کے پھلوں کے لئے موزوں سمجھی جاتی ہے اسی طرح یہ خطہ ارضی نظریاتی و علمی زرخیزی کے لئے بھی شہرت کا حامل ہے۔ اہل حق علماء دین اور مشائخ و صوفیاء نے بھی اس علاقے کو مسکن بنایا اور علم و معرفت کی بیش بہا دولت سے اطراف و جوانب کو مالا مال کیا۔ بدعت و ضلالت کے علمبرداروں نے یہاں ڈیرے ڈالے تو گمراہی کی آندھیاں ہر سمت سے اٹھنے لگیں۔ سکھوں کی بربریت کو بھی اس سرزمین نے پروان چڑھایا اور سید احمد شہید اور ان کی جماعت کے خون شہیداں سے اپنی پیاس بجھائی۔ انگریزوں نے برصغیر میں عیاری و مکاری کی بساط بچھائی تو یہاں کے بہادروں نے بغداد اور مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے انگریزوں کی خدمت میں اپنے گرم خون کا نذرانہ پیش کیا۔ اسی سرزمین سے انگریزوں کو مرزا غلام احمد قادیانی جیسا مہرہ دستیاب ہوا جس نے انگریزی اقتدار کے دوام کی خاطر متاع ایمان تک ان کے قدموں میں نچھاور کر دی اور امت مسلمہ میں نفاق ڈالنے کی غرض سے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ پھر سرزمین پنجاب ہی کے جیالے چودھریوں اور خانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو بطور نبی و مصلح سر آنکھوں پر بٹھایا اور آج تک سیاست و حکومت کے عنوان سے یہ بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔

اسی سرزمین پنجاب نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو دامن آغوش میں لیا اور احرار اسلام کا لشکر ان کے زیر کمان دے کر امیر شریعت بنا دیا۔ تحفظ ختم نبوت کے لئے قافلہ امیر شریعت میں شامل ہو کر اس کی گلیوں کو گلرنگ بنانے والے شہیدان ختم نبوت کا رشتہ بھی پنجاب ہی کے درو دیوار سے منسلک نظر آتا ہے۔ علم و ادب کی بہاریں یہاں کے دینی مدارس اور یونیورسٹیوں کی مرہون منت ہیں۔ غازی علم الدین اور غازی عبد القیوم کے زندہ کردار یہیں سے ابھرے۔۔۔۔ اور آج یہی سرزمین توہین رسالت کے نئے نئے انداز اختیار کرنے والے بدبختوں کو بھی جنم دینے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ قادیانی گستاخوں کی ہمنوائی بھنگیوں نے اپنا کر بین الاقوامی ہیرو بننے کا گر سیکھ لیا۔ سیاست و قوت پر قابض بے ضمیر حکمران ”انسانی حقوق“ کے نام پر اس مکروہ کھیل کے تحفظ کو ہی کامیابی کی سیڑھی تصور کئے نظر آتے ہیں۔ اب توہین رسالت کا ایک نیا انداز سامنے آیا ہے کہ لاہور کی نواحی بستی کے ایک ستر سالہ دکاندار نے ”شیطانی نبوت“ کا اعلان کر دیا۔ اخباری خبر میں اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

”شہر کی نواحی بستی فتح گڑھ کے رہائشی ستر سالہ بوڑھے محمد اسماعیل کا دماغ الٹ گیا ہے اور اس نے نبوت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں (نعوذ باللہ) نبی ہوں اور میری نبوت کی تصدیق قرآن سے ہوتی ہے۔ میری جائے نبوت فتح گڑھ ہے اس لئے فتح گڑھ کو ”مدینہ“ قرار دیتا ہوں جبکہ میرے مرشد گولڑہ شریف ہیں لہٰذا یہ جگہ ”مکہ“ ہوگی اور آئندہ سال سے یہاں پر حج ہوا کرے گا۔ تفصیلات کے مطابق محمد اسماعیل ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں نے گزشتہ جمعہ کو صبح نو بجے مقامی بستی کے چوک میں درجنوں افراد کی موجودگی میں اعلان نبوت کرتے ہوئے کہا کہ نبی ارائیں ذات سے نہیں ہوتے اس لئے وہ اپنا نام ”سید محمد مختار علی شاہ صاحب چشتی“ رکھ رہا ہے۔ میری والدہ کا نام برکت بی بی تھا لیکن میں نبی ہوں اس لئے میری والدہ کا نام بی بی حاجرہ ہے۔ میری ذات مہر علی گولڑہ شریف سے میرے مکان تک ہے اس ”جھوٹے نبی“ نے اعلان نبوت کے دوران کہا کہ میں شیطان کو روبرو رکھ کر دعویٰ کرتا ہوں کہ میری نبوت کی گواہی قرآن میں ہے میرا لقب اکبر بادشاہ ہے جو میری نبوت کی مہر ہے۔ محمد اسماعیل کے اعلان نبوت کے بعد موقع پر موجود افراد نے اسے سمجھانے کی کوشش کی اور کہا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے سراسر کفر ہے وہ اس سے باز آجائے۔ حاضرین کی ان باتوں سے ”جھوٹا نبی“ اشتعال میں آگیا اور لوگوں کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ مقامی شہریوں نے اس کفر کے بارے میں محمد اسماعیل کے اہل خانہ سے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ محمد اسماعیل کیا کچھ بک رہا ہے۔ لوگوں کے دینی جذبات دیکھ کر اہل خانہ نے واضح کیا کہ محمد اسماعیل شروع سے ہی پیری مریدی کی راہ پر چل رہا ہے اس کا مرشد ان دنوں ناراض

ہے اور مرشد نے ہی اس کا دماغ الٹ دیا ہے۔ اس کا مرشد ناراضگی ختم کردے یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ مقامی لوگوں نے اس کے اہل خانہ کو کہا کہ اگر اس کا دماغ الٹ گیا ہے تو اس کا علاج کروائیں لیکن "جھوٹے نبی" کے اہل خانہ نے اسماعیل کو نفسیاتی مریض ماننے سے انکار کرتے ہوئے دلیل دی کہ دو سال قبل بھی اس کا مرشد ناراض ہو گیا تھا جس کے بعد اسماعیل کا دماغ الٹ گیا اور مرشد کی ناراضگی ختم ہوتے ہی اس نے معمول کی زندگی گذارنا شروع کر دی۔ اس واقعہ کے بعد "جھوٹے نبی" نے ایس پی کینٹ کو ایک درخواست دی کہ اسے محلے کے چند افراد بلاجواز تنگ کرتے ہیں۔ ایس پی کینٹ نے درخواست گذار کی داد رسی کے لئے مقامی پولیس کو مدد کے لئے کہا تو "جھوٹے نبی" نے مقامی پولیس کے ایک حوالدار کو "بیعت" کے لئے کہا جس پر مذکورہ حوالدار نے "جھوٹے نبی" کی معمولی ٹھکائی کی اور اسے گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ پولیس کی مدد حاصل کرنے میں ناکامی کے بعد "جھوٹے نبی" نے صبح نماز فجر کے بعد اپنی نبوت کے حوالے سے چوک میں کھڑے ہو کر "تبلیغ" کو معمول بنالیا جس سے مقامی آبادی میں غم و غصہ کی لہر پائی جاتی ہے۔ مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فی الفور "جھوٹے نبی" کو پاگل خانے میں داخل کروا کر اس کا علاج کروائیں کیونکہ اس کی بڑھتی ہوئی گستاخیاں مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر سکتی ہیں جس سے "جھوٹا نبی" اور اس کے اہل خانہ موت کے گھاٹ اتارے جاسکتے ہیں"

"جھوٹے نبی" محمد اسماعیل کی بیوی کے مطابق اس کے خاوند کا پیر بہت "پہنچا" ہوا ہے وہ سنت نگر میں مقیم ہے اور ان دنوں میرے شوہر سے ناراض ہے۔ میرا شوہر "پڑھائی" کرتا ہے جس سے بعض اوقات دماغ الٹ جاتا ہے۔ محمد اسماعیل کا تین سال قبل بھی دماغ الٹ گیا تھا لیکن بعد میں وہ خود ہی ٹھیک ہو گیا۔ ان دنوں میرے شوہر کا پیر پھر ناراض ہے جس سے اس کا دماغ الٹ گیا ہے اسی کیفیت میں اس نے اپنی ذات بدل کر خود کو "سید" قرار دیا ہے۔ اور نام بدل کر "مختار علی" رکھ لیا ہے۔ میرا شوہر اسماعیل کے نام سے پکارے جانے پر ناخوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اسماعیل شہید ہو گیا ہے اس لئے مجھے اب "مختار علی" پکارا جائے۔ میرا شوہر بابا کہنے سے خوش ہوتا ہے جبکہ چاچا یا کسی دوسرے نام سے پکارے جانے پر اشتعال میں آجاتا ہے۔ محمد اسماعیل ایک ذمہ دار انسان ہے وہ دن بھر اپنی دکان پر بیٹھتا ہے اور کبھی حساب میں ایک پیسہ کا بھی فرق نہیں آنے دیتا۔ وہ موٹر سائیکل اتنی تیز رفتاری سے چلاتا ہے کہ کوئی نوجوان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ "جھوٹے نبی" کی بیوی کے مطابق اس کے شوہر کو ان دنوں دورہ پڑا ہوا ہے اور اسی وجہ سے وہ اول فول بک رہا ہے مگر اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں دورہ ختم ہوتے ہی وہ نارمل ہو جائے گا اس لئے لوگوں کو اس کی باتوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔"

(روزنامہ "خبریں" لاہور ۲۴؍ اپریل ۹۶ء)

اس خبر کی تفصیل پر نظر ڈالئے۔ قطع نظر اس سے کہ اس شخص کے دعوائے نبوت کے آئندہ کیا اثرات ظاہر ہوں گے چند پہلو خاص طور پر غور طلب ہیں۔

۱۔ انگریزوں کے بنائے ہوئے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کے ہفوات کی تشہیر اور اشاعت کو پاکستان میں حکومتی سطح سے تحفظ کا احساس اس حد تک کیوں دلایا جارہا ہے کہ کسی دوسرے پاگل کو ایسی ہی ہفوات کی جرات ہوئی۔

۲۔ "جھوٹے نبی" نے ایس پی کینٹ کو جو درخواست دی اور اس پر انہوں نے درخواست گذار کی داد رسی کے لئے مقامی پولیس کو مدد کے لئے کہا۔ ایس پی اگر مسلمان ہے تو اس کا یہ کردار قابل غور ہو جاتا ہے۔ کہ ایسے بدبخت کی "مدد" جہالت پر مبنی عمل تھا یا کوئی خفیہ ہاتھ اس مدد پر مجبور کر رہے تھے۔

۳۔ جھوٹے نبی کی بیوی کے بیان کے مطابق پہلے بھی وہ ایسے ناٹک رچاتا رہتا ہے۔ اور ایسے ناٹک سے کسی کا کوئی نقصان نہیں لوگوں کو گوارا کر لینا چاہئے۔ اور ساتھ ہی یہ کہا جارہا ہے کہ محمد اسماعیل ایک ذمہ دار انسان ہے اور اس کے عقل و دماغ صحیح کام کرتے ہیں۔

اس تمام صورت حال کو ماضی قریب میں توہین رسالت کے واقعات اور قادیانیوں کی اشتعال انگیز کارروائیوں کے تناظر میں سرسری نگاہ سے ہی دیکھا جائے تو یہ اندیشہ سامنے آتا ہے کہ دشمنان اسلام توہین رسالت کے نئے انداز اختیار کر کے مسلمانوں کو اشتعال میں لانا چاہتے ہیں تاکہ امن و امان کا مسئلہ کھڑا کر کے الزام مسلمانوں پر عائد کیا جاسکے اور پھر بین الاقوامی سطح پر یہودیوں کے زیر سایہ چلنے والی "حقوق انسانی" کی تنظیموں کو پروپیگنڈے کا نیا ہتھیار دے دیا جائے۔ گورنر پنجاب اور حکمران جماعت کے ذمہ دار حضرات بروقت اقدام کر کے ناموس رسالت پر حرف گیری کرنے والے نابجاروں اور ان کی پیٹھ ٹھونکنے والے دشمنان اسلام کی سازش ناکام بنانے کی کارروائی کریں۔

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی۔ لاہور

توہینِ رسالت کا قانون

مذاہب عالم کی نظر میں

توہین رسالت کا قانون

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن (جلد دوم) مطبوعہ لندن ۱۹۸۷ء ایڈیشن کے صفحات (۲۳۵-۲۳۸) ملاحظہ ہوں:

"مذہبی معلومات میں توہین کے لئے بلاسفیمی (BLASPHEMY) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ یہ یونانی زبان کے ایک لفظ سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں خلاف بولنا۔ یہودیت اور عیسائیت کے نزدیک اس سے مراد وہ بیانات ہیں جو ان کے مذہبی عقائد کے خلاف دیئے جائیں۔ سترہویں صدی کا ایک اسکاٹش ماہر قانون تحریر کرتا ہے کہ ایسے الفاظ یا بیانات دراصل خدا کے خلاف غداری کے مترادف ہوتے ہیں۔ اگر خدا یا خداؤں کی توہین کی سزا نہ دی جائے تو وہ اقوام معتوب ٹھہرتی ہیں۔ پھر ان اقوام پر عذاب آتا ہے۔ یہ عذاب زلزلوں، فصلوں کی تباہی، سیلابوں، طاعون اور جنگوں میں شکست کی صورت میں آتا ہے۔"

عیسائیت میں بلاسفیمی (توہین) کا تصور

عیسائیت میں مذہب کا مذاہب، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین، روح القدس یا نظریہ تثلیث پر تنقید قابل گرفت اور سنگین جرم ہے۔ خروج کی آیات ۲۸:۲۲ ملاحظہ ہوں:

Yes Shall Not Revile GOD

یعنی خدا کی توہین ممنوع ہے۔ بائبل میں ارشاد ہے (بحوالہ ۲۴:۱۶ LEVITICUS) کہ جو کوئی ایسی توہین کا مرتکب ہو اسے پتھروں سے مار ڈالا جائے۔ یہودیت میں بھی ایسی توہین قابل سزا ہے۔ ایسی توہین کو LINQOV کہا جاتا ہے۔ تالمود میں بھی ایسے مجرم کی سزا موت رکھی گئی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے بعد توہین قابل سزا ٹھہری۔ اس واقعہ کے ۴۰۰ کے بعد مختلف واقعات رونما ہوئے۔ کئی عیسائیوں نے نظریہ تثلیث کی مخالفت بھی اس نظریہ کی مخالفت بھی قابل گرفت ٹھہری۔ ۱۵۵۳ء میں یورپ میں مائیکل سروٹس کو سزائے موت ملی کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا۔ اس نے نظریہ تثلیث کا مذاق اڑایا تھا۔ اسی طرح ایک پادری ڈیوڈ کو بھی یورپ میں توہین عیسیٰ علیہ السلام کی سزا ملی تھی کیونکہ اس نے اس بات کا مذاق اڑایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کی جاتی ہے۔ انہیں پوجا جاتا ہے۔ یہ واقعہ سولہویں صدی عیسوی کا ہے۔ ڈیوڈ کو ۱۵۷۹ء میں ہنگری میں سزا ملی تھی۔ یہ سزا عمر قید کی صورت میں تھی۔

زندہ جلادینے کی سزا

برونو کو روم میں ۱۶۰۰ء میں توہین کی سزا زندہ جلانے کی صورت میں دی گئی۔ تاہم اٹھارہویں صدی میں سزائے موت ختم کر دی گئی۔

انگلینڈ میں ۱۵۵۳ء کے مذہبی قوانین کے مطابق ۵ اشخاص کو الزبتھ کے دور میں زندہ جلا دیا گیا کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے مرتکب ہوئے تھے۔ ان مجرموں کا یہ نظریہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں ہیں۔ ان نظریات کے پرچار میں وہ توہین کے مرتکب ٹھہرے۔ انگلینڈ میں ایک پادری جان بڈل کو بھی ۱۷ سال کی قید کی سزا دی گئی۔ اس کے خلاف بھی یہی الزام تھا۔ انجام کار وہ ۱۶۶۲ء میں جیل میں مر گیا۔

۱۶۱۲ء میں بھی ایک شخص کو اسی جرم میں سزائے موت دی گئی۔

انگلینڈ میں پارلیمنٹ نے ۱۶۴۸ء اور ۱۶۵۰ء میں عیسائی مذہب کی توہین کے بارے میں قوانین تشکیل دیئے۔ اسکاٹ لینڈ میں بھی توہین رسالت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیت کی توہین کی سزا موت تھی۔

۱۶۵۶ء میں جیمز نیلر نامی شخص کو توہین عیسیٰ علیہ السلام کے الزام میں بڑی بری طرح مارا گیا اور انجام کار قید کر دیا گیا۔ ۱۶۷۶ء میں جان ٹیلر نے مذہب کو دھوکا کہا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی تھی۔ میں وہ الفاظ تحریر نہیں کرنا چاہتا جو بیان ملزم نے کئے تھے۔ کیونکہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں ضبط تحریر میں نہ لایا جائے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن صفحہ ۲۲۱) کنگز بنچ کے فاضل چیف جسٹس مسٹر ہیل نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہا تھا:

" مجرم توہین رسالت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتکب ہوا ہے۔ اس نے مذہب کی بھی توہین کی ہے۔ چونکہ عیسائیت ہمارے ملک کا سرکاری مذہب ہے۔ ہم

اپنے ملک کے قانون کے مطابق جان ٹیلر کو سزا دیتے ہیں۔"

بعد ازاں انگلینڈ میں دی ٹالریشن ایکٹ ۱۶۸۹ء بنا۔ اس قانون کے مطابق انگلش عدالتیں مجرموں کو توہین عیسیٰ علیہ السلام کے جرائم کے تحت سزا دیتیں۔

امریکہ میں توہین عیسیٰؑ کی سزائیں

امریکہ میں ورجینیا کی ریاست میں ۱۶۱۱ء میں توہین رسالت عیسیٰ علیہ السلام کا قانون بنا جس کے تحت نظریہ تثلیث کی مخالفت یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی سزا موت مقرر کی گئی۔ دیگر ریاستوں میں بھی اسی طرز پر قوانین بنائے گئے۔ موت کے علاوہ حسب ذیل سزائیں بھی دی جاسکتی تھیں:

۱۔ بھاری جرمانے
۲۔ سرخ آہنی سلاخوں سے مجرموں کے جسموں کو داغنا
۳۔ کوڑوں کی سزا۔
۴۔ جلاوطنی
۵۔ قید

اٹھارہویں صدی کے بعد ان سزاؤں میں امریکہ اور یورپ میں کمی آئی۔ اٹھارہویں صدی کے بعد امریکہ کی دیگر ریاستوں میں توہین عیسیٰ علیہ السلام کے قریباً ۶ درجن مجرموں کو سزائیں ملیں۔ ایک مجرم کی زبان میں لوہے کی سلاخ سے سوراخ کردیا گیا اور ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

انگلینڈ میں ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۴ء کے دوران ۷۳ مجرموں کو سزا دی گئی۔ یہ عیسائیت کی توہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے مرتکب ہوئے تھے۔

نیویارک کا مشہور مقدمہ

پیپل بنام ریگلز (۱۸۱۱ء)

اس مقدمہ میں مجرم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہایت توہین کی تھی۔ ساتھ ہی یہ لعین مجرم حضرت مریم علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہوا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ صرف عیسائیت کی توہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین امریکن قانون کے مطابق قابل گرفت ہے۔ دیگر مذاہب کی توہین اس زمرے میں نہیں آتی۔ بعد ازاں ۱۸۳۸ء میں امریکہ میں کامن ویلتھ بنام نی لینڈ کے مقدمہ میں عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ مذہبی امور کو عدالتی اور حکومتی امور سے الگ رکھا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد یہ عدالتیں نرم رویہ اختیار کرنے لگیں۔ ۱۸۸۳ء میں انگلینڈ کے لارڈ چیف جسٹس نے بھی یہی نظریہ دیا کہ پریس کی آزادی مقدم ہے اور توہین رسالت عیسیٰ علیہ السلام کے مقدمات میں بھی یہی نظریہ کارفرما رہا۔ اس نام نہاد پریس کی آزادی کے تصور نے توہین رسالت کرنے والوں کو کھلی چھٹی دے دی۔ مذہب ایک پرائیویٹ معاملہ ٹھہرا۔ ۱۹۶۸ء کے بعد امریکہ میں ایسا ایک مقدمہ بھی دائر نہیں ہوا۔ اب یہ نظریہ کارفرما ہے کہ عیسائیت کے تحفظ کے لئے یا خدا کی توہین کے لئے قانونی گرفت کی ضرورت نہیں۔ معاذ اللہ خدا اب اپنی عزت کا خود محافظ ہے۔

اسلام میں توہین رسالت کے قوانین

دی انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن (جلد دوم) مطبوعہ لندن ۱۹۸۷ء کے صفحہ نمبر ۲۴۲ پر مذہب اسلام کی توہین اور توہین رسالت کا ذکر ہے۔ فاضل مقالہ نگار رقم طراز ہے:

"قرآن حکیم کے الفاظ کلمۃ الکفر توہین رسالت اور مذہب اسلام کی تحقیر کے معنوں میں استعمال ہوئے۔ فقہ میں اس موضوع پر قانون موجود ہے۔"

سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۷۴ میں ارشاد ربانی ہے:

"قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی ہم نے نہیں کہا اور بے شک انہوں نے لفظ کفر کا کہا اور مسلمان ہو کر منکر ہوگئے اور قصد کیا تھا اس چیز کا جو ان کو نہ ملی۔"

تفسیر عثمانی (مطبوعہ شاہ فہد اور قرآن حکیم پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ) کے صفحہ ۲۶۳ پر درج ہے:

"منافقین پیچھے بیٹھ کر پیغمبر اسلام کی اور دین اسلام کی اہانت کرتے' جیسا کہ سورۃ منافقون میں آئے گا' جب کوئی مسلمان حضور ﷺ تک ان کی باتیں پہنچادیتا تو اس کی تکذیب کرتے اور قسمیں کھالیتے کہ ہم نے فلاں بات نہیں کی۔ حق تعالیٰ نے مسلمان راویوں کی تصدیق فرمائی کہ بے شک انہوں نے وہ باتیں زبان سے نکالی ہیں اور دعویٰ اسلام کے بعد مذہب اور پیغمبر اسلام کی نسبت وہ کلمات کہے ہیں جو صرف منکرین کی زبان سے نکل سکتے ہیں۔"

اسلام میں ارتداد کی سزا موت ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اور جو منکر ہوا ایمان سے تو ضائع ہوئی محنت اس کی اور آخرت میں وہ ٹوٹے والوں میں ہے۔" (سورۃ المائدہ۔ آیت ۵)

ان صورتوں کو توہین کہا جاتا ہے۔ فقہاء نے یہ اصطلاحات استعمال کی ہیں:

۱۔۔۔۔ استخفاف۔ ۲۔۔۔۔ اہانت۔ ۳۔۔۔۔ حقارت

اللہ' اس کے رسول اور قرآن اور فرشتوں وغیرہ کی تحقیر اس زمرے میں آتی ہے۔ اسلامی عقائد کی تحقیر بھی اس میں شامل ہے۔ ایک مجرم ان صورتوں میں ذمہ دار ہوگا:

۱۔ عاقل ہو۔ ۲۔ کسی دباؤ کے تحت اہانت نہ کررہا ہو۔ ۳۔ بالغ ہو۔ ۴۔ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ دونوں

صورتوں میں ذمہ دار ہے۔

(بحوالہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن صفحہ ۲۴۳)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مسلم بھی اس قانون کی گرفت میں آتے ہیں۔ یہ نظریہ باطل ہے کہ صرف مسلمانوں پر ہی اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔

فقہ میں اگر کوئی اہانت کا مرتکب ہو تو اس کے قانونی اثرات حسب ذیل ہوتے ہیں:

۱۔ اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے۔ ۲۔ حق جائیداد سے بھی خارج ہو جاتا ہے۔

امام مالکؒ کے نزدیک توہین رسالت کے مجرم کو فوراً قتل کر ڈالا جائے۔ توبہ کا موقع ہی نہ دیا جائے۔

اگر مجرم کم سن ہو

امام مالکؒ کے نزدیک اگر مجرم کم سن ہو تو اسے موت کی سزا نہ دی جائے بلکہ تعزیر کے تحت قید کی سزا دی جائے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن۔ صفحہ ۲۴۴)

منٹگمری واٹ: محمد ایٹ مکہ۔ مطبوعہ لندن ۱۹۵۳ء

خلیل: مختصر

یورپ اور امریکہ میں توہین رسالت عیسیٰ علیہ السلام اور عیسائیت کی تعلیمات کی توہین پر قتل کی سزا دی جاتی رہی۔ تالمود میں بھی اس جرم کی سزا موت مقرر تھی۔ اگر ان اقوام نے اپنے قوانین میں نرمی اختیار کرلی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ مسلمانوں کی دل آزاری کریں اور سرکار دو عالم ﷺ کی اہانت کی جرات کریں یا تعلیمات اسلام کا مذاق اڑائیں۔ فقہ اسلامی میں توہین رسالت مآب ﷺ کا قانون موجود ہے جس کے تحت مجرم کو موت کی سزا دی جاتی ہے اس میں تخفیف ممکن نہیں۔ جرم ثابت ہونے پر مجرم کو یہ سزا دی جاتی ہے ان حالات میں عدالتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عدل و انصاف کے تقاضوں کے مطابق سزا دیں۔ عوام قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ ہاں اگر اب رسولؐ کے مطابق اگر ایسا کر بھی گزریں تو خون ساقط ہو جاتا

ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد ربانی ہے:

"اے ایمان والو! تم نہ کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنتے رہو اور کافروں کو دردناک عذاب ہے۔"

تفسیر عثمانی میں اس آیت کی تفسیریں بیان کی گئی ہے:

"یہودی آکر آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھتے اور حضرتؐ کی باتیں سنتے۔ بعضی بات جو اچھی طرح نہ سنتے اس کو مکرر تحقیق کرنا چاہتے تو کہتے راعنا۔ یعنی (ہماری طرف متوجہ ہو اور ہماری رعایت کرو)۔ یہ کلمہ ان سے سن کر کبھی مسلمان بھی کہہ دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ یہ لفظ نہ کہو۔ اگر کہنا ہو تو انظرنا کہو (اس کے معنی بھی یہی ہیں۔) (صفحہ ۲۰)

سورۃ الحجرات کی آیات ۲۔۔۔ ملاحظہ ہوں:

"اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے 'اللہ سنتا ہے جانتا ہے۔ اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز کے اوپر اور ان سے نہ بولو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔"

تفسیر عثمانی میں لکھا ہے:

"حضورؐ کی مجلس میں شور نہ کرو اور جیسے آپس میں ایک دوسرے سے بلا تکلف چہک کر یا تڑخ کر بات کرتے ہو' حضور ﷺ کے ساتھ یہ طریقہ اختیار کرنا خلاف ادب ہے۔ آپ ﷺ سے خطاب کرو تو نرم آواز سے تعظیم و احترام کے لہجہ میں ادب و شائستگی کے ساتھ -------- آپ ﷺ سے گفتگو کرتے وقت پوری احتیاط رکھنی چاہئے۔ مبادا بے ادبی ہو جائے اور آپ ﷺ کو تکدر پیش آئے تو حضور ﷺ کی ناخوشی کے بعد مسلمان کا ٹھکانا کہاں ہے۔ ایسی صورت میں تمام اعمال ضائع ہونے اور ساری محنت اکارت جانے کا اندیشہ ہے۔ حضورؐ کی وفات کے بعد حضورؐ کی احادیث سننے اور پڑھنے کے وقت بھی یہی ادب چاہئے اور جو قبر شریف کے پاس حاضر ہو وہاں بھی ان آداب کو ملحوظ رکھے۔ نیز آپ ﷺ کے خلفاء' علمائے ربانیین اور اولوالامر کے ساتھ درجہ بدرجہ اسی ادب سے پیش آنا چاہئے۔ تاکہ جماعتی نظام قائم رہے۔ فرق مراتب نہ کرنے سے بہت سے مفاسد اور فتنوں کا دروازہ کھلتا ہے۔" (صفحہ ۶۸۴)

سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۳ میں مزید ارشاد ہے:

"جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہی ہیں جن کے دلوں کو جانچ لیا ہے اللہ نے ادب کے واسطے۔ ان کے لئے معافی ہے اور بڑا ثواب۔"

تفسیر عثمانی میں اس کی تفسیریں بیان کی گئی ہے:

"جو لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں تواضع اور ادب و تعظیم سے بولتے اور نبی ﷺ کی آواز کے سامنے اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے ادب کی تخم ریزی کے لئے پرکھ لیا ہے اور مانجھ کر خالص تقویٰ و طہارت کے واسطے تیار کردیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ حجتہ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں چار چیزیں اعظم شعائر اللہ سے ہیں:

۱۔ قرآن' ۲۔ پیغمبر' ۳۔ کعبہ' ۴۔ نماز

ان کی تعظیم وہی کرے گا جس کا دل تقویٰ سے مالا مال ہو۔" (صفحہ ۶۸۵)

رسالت مآبؐ کی توہین

پیغمبر اعظم' سرچشمہ ہدایت' خیرالبشر اور تاجدار حضرت محمد ﷺ سے محبت ایمان کی اولین نشانی ہے۔ حضورؐ وہ ذات اقدس تھے جو مینارہ روشنی بن کر اور رفعتوں کا عکس بن کر اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ ناموس رسالت پر کٹ مرنا ہی ایمان کی اصل نشانی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ' اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔" (بخاری شریف و مسلم شریف)

مولانا محمد منظور نعمانی معارف الحدیث (مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) مطبوعہ ۱۹۸۳ء جلد اول کے صفحہ نمبر ۱۳۴ پر رقم طراز ہیں:

"اللہ تعالیٰ سے اور اسلام سے صحیح محبت بغیر رسول ﷺ کی محبت کے ناممکن ہے اور اسی طرح اللہ کی اور اسلام کی محبت کے بغیر' رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔"

سورۃ توبہ میں ارشاد ربانی ہے:

"اے پیغمبر! آپ ان لوگوں سے صاف صاف کہہ دیں کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہاری اولاد' تمہارے بھائی' تمہاری بیویاں' اور تمہارا کنبہ اور تمہارا وہ مال و دولت جس کو تم نے محنت سے کمایا ہے اور تمہاری وہ چلتی ہوئی تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے رہنے کے وہ اچھے مکانات جو تم کو پسند ہیں' اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کی راہ کی جدوجہد سے زیادہ تم کو محبوب ہیں تو انتظار کرو تاکہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور فیصلہ نافذ کرے اور یاد رکھو کہ اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" (آیت نمبر ۲۴)

اس وقت تک حضور ﷺ سے سچی محبت نہیں ہو سکتی جب تک کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کا تحفظ نہ کیا جائے۔

بقول مولانا ظفر علی خانؒ:

نماز اچھی' روزہ اچھا' زکوۃ اچھی مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا! نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا۔

شاتم رسول کی سزا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے اپنی ایک لونڈی کو جس سے اس کی اولاد بھی تھی' نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دیتے ہوئے سنا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس لونڈی کے خون کو ساقط کر دیا۔ (بحوالہ سنن ترمذی۔ ابو داؤد)

امام شعبی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی اکرمؐ کو گالیاں دیا کرتی تھی تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹا جس سے مر گئی۔ (ابو عبیدہ کتاب الاموال صفحات ۲۶۰۔ ۲۵۹ نیز ملاحظہ ہو ابو داؤد: کتاب الحدود۔ صفحات ۴۔ ۱۲۹)

حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک ایسی عورت کو قتل کر دیا جس نے نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دی تھیں (ابو عبید۔ کتاب الاموال۔ صفحہ ۲۶۰)

امام ابن تیمیہؒ کا نظریہ

امام ابن تیمیہؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں لکھتے ہیں (حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے) کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کو گالیاں دے اسے توبہ کرنے کے لئے نہیں کہا جائے گا بلکہ اسے فوراً قتل کر دیا جائے گا جبکہ مرتد کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مرتد کو توبہ کرنے کے لئے تین دن کی مہلت دی جائے گی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک توبہ کے لئے ملزم کو کہنا مستحب ہے۔

شاتم رسول کعب بن اشرف اور حضورؐ کا حکم

اقضیۃ الرسول مولفہ محمد بن فرح معروف ابن الطلاع اندلسی (رسول اکرمؐ کے فیصلوں پر مشتمل جامع کتاب۔ ترجمہ و تحقیق از ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی مدینہ یونیورسٹی۔ ناشر ادارہ معارف اسلامی۔ منصورہ۔ لاہور ۱۹۸۷ء ایڈیشن) کے صفحات ۱۹۶۔ ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کون ہے جو کعب بن اشرف کو ٹھکانے لگائے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔" صحیح بخاری اور فتح الباری میں درج ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تو اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ بڑھے اور انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے گستاخ رسول کعب بن اشرف کو جہنم رسید کر دیا۔

المفضل نے اپنی کتاب (معانی القرآن) میں لکھا ہے کہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھیوں نے شاتم رسول کعب بن اشرف کا سر ایک ٹوکری میں رکھ کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔

اسی طرح عمیر بن امیہؓ نے اپنی ایک بہن کو قتل کر دیا جو مشرکہ تھی اور حضور اکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ عمیرؓ نے تلوار سے اسے جہنم رسید کر دیا۔ جب معاملہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا تو آپ ﷺ نے اس عورت کا خون ساقط کر دیا۔

کن صورتوں میں قتل کیا جاسکتا ہے

ان صورتوں میں ایک شخص کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ جو حضور اکرم ﷺ کو گالی یا گالیاں دے۔

۲۔ جو حضور اکرم ﷺ کو اذیت پہنچائے۔ جیسے کئی واقعات تاریخ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

۳۔ جو حضور اکرم ﷺ میں عیب نکالے یا نقص نکالے۔

۴۔ ابن وہب نے امام مالکؒ سے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص تحقیر کے جذبے سے نبی اکرم

ﷺ کے بتن کے بارے میں بھی کہے کہ وہ میلا تھا تو اسے قتل کر دیا جائے۔

۵۔ جو شخص حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ علانیہ یا خفیہ طور پر کرے اسے مرتد کی طرح توبہ کا موقع دیا جائے گا۔ اگر وہ باز آجائے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا اور اس کی وراثت مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ یہ رائے ابوداؤد، اسماعیل القاضی، ابوبکر عبدالعزیز اور قاضی ابویعلی کی ہے۔ حضرت علیؓ کے ہاں بھی مرتد کو تین دن کی مہلت دی جائے گی (بحوالہ اسلامی قوانین۔ حدود، قصاص، تعزیرات مولفہ، جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن۔ قانونی کتب خانہ۔ لاہور صفحہ ۱۳۸)

۶۔ حضور ﷺ کا تمسخر سے بھی لحاظ سے باعث گرفت ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔

شاہ ولی اللہؒ کا موقف:

ذمی بھی قابل گرفت ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اپنی شہرہ آفاق تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"عہد رسالت میں ایک یہودی عورت تھی جو رسول خدا ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ ﷺ پر حرف گیری کیا کرتی تھی۔ ایک غیور مسلمان نے اس کا گلا گھونٹ کر اس کا فیصلہ کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے اس کی بابت کچھ باز پرس نہ فرمائی اور اس یہودی کے خون کو باطل قرار دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو ذمی مسلمانوں کے دین حق پر نکتہ چینی کرے اور اس کا تمسخر اڑائے وہ محفوظ الدم نہیں رہتا۔ رسول خدا ﷺ کا سب وشتم (گالیاں دینا) اور کھلے طور پر آپ کو اذیت پہنچانا اسی قبیل سے ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر ایک ایسے مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکوں کے اندر رہتا ہے۔ مسلمان کو مشرک سے اتنا دور رہنا چاہئے کہ ان کو ایک دوسرے کی آگ تک نظر نہ آئے۔"

حجۃ اللہ البالغہ۔ حصہ دوم۔ اردو ترجمہ مولانا عبدالرحیم۔ قومی کتب خانہ۔ لاہور۔ ۱۹۹۳ء ایڈیشن صفحات ۲-۱۲۹)

دیگر انبیاء کی عزت وناموس کی حفاظت

سورۃ بقرہ کی آیت مبارکہ نمبر ۱۳۰ ملاحظہ ہو:

لانفرق بین احد منھم

"ہم فرق نہیں کرتے ان سب میں سے ایک میں بھی" (ترجمہ حضرت مولانا محمود الحسن تفسیر عثمانی مطبوعہ قرآن حکیم پرنٹنگ کمپلیکس۔ مدینہ شریف صفحہ ۲۶)

سورۃ بقرہ کی آیۃ مبارک نمبر ۲۸۵ میں ارشاد ربانی ہے:

لانفرق بین احد من رسلہ "کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اور اسکے پیغمبروں میں سے) (ترجمہ تفسیر عثمانی ۶۲)

ان دو آیات مبارکہ کی رو سے سب انبیاء کرام محترم اور مکرم ہیں۔ سب کی عزت و ناموس کی حفاظت لازم ہے۔ اگر کوئی شخص سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا گالیاں نکالتا ہے یا عیب جوئی کرتا ہے تو اس کی سزا قتل ہے۔ اگر کوئی شخص یہ رذیل حرکت اور انبیاء کرام ﷺ کے بارے میں کرے تو اس کی سزا بھی قتل ہے کیونکہ پیغمبروں میں سے سب قابل احترام ہیں۔ ان میں فرق نہیں۔ (بحوالہ البقرہ آیت ۱۳۰)

شاتم رسول کی سزا میں کمی ممکن نہیں

شاتم رسول کعب بن اشرف کو حضور ﷺ نے قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ فیصلہ حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ لہٰذا نہ تو ایسے معاملات میں اجتہاد ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلم ملک کی مقننہ قتل کی اس سزا میں کمی کر سکتی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الاقضیہ الرسول مولفہ ابن الصلاع اندلسی)۔ جو سزا حضور ﷺ نے مقرر فرمادی اس میں کمی کرنا ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے سلسلے میں اپنی دینی ذمہ داری پوری کرنے کی سعادت دے۔ آمین!

حب رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے کہ ہم خواجہ بطحا ﷺ کی عزت پر کٹ مریں۔ بقول خواجہ عابد نظامی۔

بہت اندھیرا ہے ہستی کی شاہراہوں پر
چلو تو مشعل عشق رسولؐ لے کے چلو

ہر مسلم ملک میں مقننہ اس ضمن میں قانون سازی کر سکتی ہے جس کی سزا قتل ہے۔

توہین رسالت مآبؐ اور سنت الٰہی

سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۹۵ میں ارشاد ہے:

"انا کفینک المستھزئین" تجھ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں (ترجمہ)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (معارف القرآن) میں ارشاد فرماتے ہیں (بحوالہ صفحہ ۳۰۲ جلد پنجم) کہ حضور اکرمؐ سے مندرجہ ذیل پانچ اشخاص مذاق کرتے تھے، یہ اشخاص معجزانہ طور پر ایک ہی وقت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اشارے سے ہلاک کر دیئے گئے:

۱.... عاص بن وائل

۲.... اسود بن المطلب

۳.... اسود بن عبد یغوث

۴.... ولید بن مغیرہ

۵.... حارث بن طلاطلہ

باقی صفحہ ۲۱ پر

مولانا زاہد الراشدی

دورِ حاضر کے جھوٹے مدعیانِ نبوّت اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوّت

نحمدہ و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ نقشبندیہ شریف کندیاں ضلع میانوالی نے گزشتہ روز لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے "مرکزی مجلس عمل" کو دوبارہ متحرک کرنے کا اعلان کردیا ہے اور اس کے ساتھ ہی تحریک تحفظ ختم نبوت ایک نئے دور میں داخل ہوگئی ہے۔

تحریک ختم نبوت کی بنیاد ملت اسلامیہ کے اس اجماعی عقیدہ پر ہے کہ جناب رسالت مآب حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کسی اور شخص کو نبوت نہیں مل سکتی۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ خود رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشاد کے مطابق جھوٹا اور فریب کار ہے اور ملت اسلامیہ میں ایسے کسی شخص یا اس کے کسی پیروکار کا وجود ناقابل برداشت ہے۔

تحریک ختم نبوت کی تاریخ بھی خود اسلام کی تاریخ کی طرح چودہ سو سال پرانی ہے۔ کیونکہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کے ساتھ کشمکش خود جناب نبی اکرم ﷺ کے دور میں شروع ہوگئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو اشخاص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک یمامہ کے علاقہ میں بنو حنیفہ قبیلے کا مسیلمہ تھا اور دوسرا یمن کے علاقہ کا اسود عنسی تھا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی کش مکش کا آغاز بھی رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ چنانچہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سب سے پہلے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے شہید ایک نوجوان انصاری صحابی حضرت حبیب بن زیدؓ ہیں جنہیں مسیلمہ کذاب نے اپنے سامنے ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کراکے شہید کرادیا تھا۔ اور ان کا جرم یہ صرف کہ انہوں نے مسیلمہ کے دربار میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت دینے کے بعد مسیلمہ کو نبی اور رسول ماننے سے انکار کردیا تھا۔ اور دوسرے مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل کرکے ختم نبوت کا پہلا غازی بننے کا اعزاز بھی ایک صحابی رسول حضرت فیروز دیلمیؓ کو حاصل ہوا یہ دونوں واقعات دور نبوت کے ہیں اور اسود عنسی کا واقعہ جناب نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام کا ہے' اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ صنعاء پر جناب نبی اکرم ﷺ کے عامل کو شہید کرکے اس علاقے پر قبضہ کرلیا تھا۔ چنانچہ اس کے خاتمہ کی مہم رسول اللہ ﷺ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کے سپرد کی اور اپنی حیات مبارکہ کے آخری لمحات میں وحی کے ذریعہ خبر ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اسود عنسی کے قتل کی خوشخبری مدینہ منورہ میں ان الفاظ کے ساتھ سنائی کہ (فاز فیروز' فاز فیروز) فیروز اپنے مشن میں کامیاب ہوگیا جبکہ خود حضرت فیروز دیلمیؓ جب یہ خبر لے کر مدینہ منورہ پہنچے تو اس سے قبل جناب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوچکا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد نبوت کے دعویداروں میں دو اور کا اضافہ ہوا۔ ایک طلیحہ بن خویلد اسدی تھا اور دوسری سجاح نامی خاتون تھی چنانچہ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان تینوں کے مقابلے کے لئے صحابہ کرامؓ کا لشکر تیار کیا اور مسیلمہ کذاب' طلیحہ اور سجاح کے ساتھ مقابلہ میں کم و بیش بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا۔ مسیلمہ میدان جنگ میں مارا گیا' طلیحہ نے شکست کے بعد نبوت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا اور سجاح شکست کے بعد گمنامی کی موت مرگئی اور اس طرح نبوت کے دعویداروں اور ان کے پیروکاروں کی مزاحمت کا وہ پہلا دور مکمل ہوا جسے بجا طور پر تحریک تحفظ ختم نبوت کے دور اول کے عنوان سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

اس کے بعد خلافت راشدہ' خلافت بنو امیہ' خلافت بنو عباس اور خلافت بنو عثمان کے کم و بیش بارہ سو سال کے عرصہ میں نبوت سے دعویداروں نے سر اٹھایا' بعض اپنے ساتھ جتھے بنانے میں بھی کامیاب ہوئے لیکن ملت اسلامیہ نے انہیں قبول نہیں کیا اور نہ ہی خلافت کے نظام نے انہیں برداشت کیا چنانچہ تھوڑی بہت تگ و دو کے بعد یہ فتنے اپنی موت آپ مرتے چلے گئے البتہ گزشتہ دو صدیوں کے دوران بعض مدعیان نبوت کو اپنے گروہ قائم کرنے اور اثرات پھیلانے کا خاصا موقع مل گیا ان میں ایران کے بہائی' بلوچستان کے ذکری' برصغیر پاک

دہندہ بنگلہ دیش کے قادیانی اور امریکہ میں ایلیج محمد کے پیروکار شامل ہیں۔ بہائی 'محمد علی باب اور بہاء اللہ کے پیروکار ہیں جنہوں نے مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا' وحی کے نزول کا دعویٰ کیا' قرآن کریم اور اس کے احکام کی منسوخی کی بات کی' انہوں نے قبلہ بدل کر مکہ مکرمہ کی بجائے ''عکہ'' (فلسطین) کو قبلہ بنالیا ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح ان کے بقول حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ آج کے دور کے لئے اس نے بہاء اللہ کی شکل میں ظہور فرمایا ہے۔ وہ وحدت ادیان کے قائل ہیں اور ۱۹ کے عدد کو مقدس مانتے ہیں' ان کی مذہبی کتاب کے پارے ۱۹ ہیں۔ سال کے مہینے ۱۹ اور ہر مہینہ کے ایام ۱۹ ہیں۔ بادشاہت کے دوران ایران میں خاصے موثر رہے' کلیدی اسامیوں پر ان کی بڑی تعداد فائز تھی۔ سابق وزیراعظم امیر عباس ہویدا بھی انہیں میں سے بیان کئے جاتے ہیں۔ مذہبی انقلاب کے بعد انقلابی حکومت کے وسیع تر آپریشن کی زد میں سب سے زیادہ وہی آئے۔ وہ دنیا کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بعض ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز ہیں۔ شکاگو میں بہائیوں کا مرکز مولانا منظور احمد چنیوٹی اور راقم الحروف نے دیکھا ہے اور اس موقع پر بہت سی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ کراچی اور دہلی میں بھی ان کے مراکز قائم ہیں اور لاہور سے ''نفحات'' کے نام سے ان کا اردو جریدہ بھی کچھ عرصہ سے دیکھنے میں آرہا ہے۔

ایلیج محمد' امریکہ کے سیاہ فاموں کا نسل پرست لیڈر تھا جس نے اپنے جیسے ہی ایک شخص ماسٹر ڈبلیو فارد محمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور اپنا نام ''ایلیج پول'' کی بجائے ''ایلیج محمد'' رکھ لیا' ۱۹۳۴ء میں ماسٹر ڈبلیو فارد محمد کے غائب ہونے پر ایلیج محمد نے اس کا جانشین ہونے کا دعویٰ کیا اور فارد محمد کے بارے میں کہا وہ وہی مسیح تھا جس کا عیسائیوں کو ایک مدت سے انتظار ہے اور وہی مہدی تھا جس کا مسلمان انتظار کر رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود فارد محمد کی شکل میں ظہور فرمایا اور غائب ہو گئے۔ ایلیج محمد نے اپنے بارے میں اعلان کیا کہ میں اللہ کا پیغمبر اور رسول ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے۔ اس نے اپنے مذہب اور عقائد کی بنیاد نسل پرستی پر رکھی اور کہا کہ سیاہ فام' حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں جبکہ سفید فام شیطان کی نسل سے ہیں۔ سفید فاموں کی بالادستی کا دور ختم ہونے والا ہے اور اب دنیا پر سیاہ فاموں کی بالادستی کا دور شروع ہوگا۔ اس نے اپنی تنظیم کا نام ''نیشن آف اسلام'' رکھا اور اس کی ممبر شپ سیاہ فاموں تک محدود رکھی' اسے اس کے پیروکار دنیا کا آخری نجات دہندہ کہتے ہیں اور ان کے نزدیک دنیا کی نجات کا تصور سیاہ فاموں کی بالادستی کا قیام ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے لیکن آج کے دور میں ان کی تعلیمات اور سنت قابل عمل نہیں ہیں بلکہ اب ایلیج محمد کی سنت اور اس کے دیئے ہوئے قانون کی پیروی ضروری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا قرآن کریم اور دیگر صحائف آسمانی پر ایمان ہے لیکن سیاہ فاموں کی بالادستی قائم ہونے کے بعد قرآن کریم اور بائبل کو ایک نئی کتاب کی صورت میں بدل دیا جائے گا' پانچ وقت نماز ان کے نزدیک منسوخ ہوگئی ہے' روزے دسمبر میں رکھتے ہیں جبکہ رمضان میں نفلی روزے کی اجازت ہے' حج منسوخ ہوگیا ہے اور نماز بھی رکوع سجدہ والی نہیں بلکہ منسٹر کا وعظ اور دعا اجتماعی شکل میں ہوتی ہے اور اس کو نماز کہا جاتا ہے۔ نیز ان کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز حساب و کتاب اور سزا و جزا جسمانی طور پر نہیں ہوگی۔ ۱۹۷۵ء میں ایلیج محمد کی وفات کے بعد اس کا بیٹا وارث دین محمد اپنے باپ کے عقائد سے توبہ کرکے صحیح العقیدہ مسلمانوں میں شامل ہوگیا مگر ایلیج محمد کا اصل گروہ ''نیشن آف اسلام'' اس کے عقائد کی بنیاد پر بدستور کام کر رہا ہے اور اب اس گروہ کی قیادت لوئیس فرخان نامی ایک سیاہ فام نسل پرست لیڈر کر رہا ہے اس گروہ کی سرگرمیوں کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ گزشتہ سال واشنگٹن میں لوئیس فرخان کی قیادت میں ایک عوامی ریلی کا اہتمام کیا گیا جس میں دس لاکھ کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی اور ریلی میں قرآن کریم کی تلاوت

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون (041) 690800 690801 کوڈ نمبر

پچکے گال، چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور سرخ، خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی اور پرانے دردیں، نزلہ کیرا، بلغم، ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن، بواسیر، پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات

قد بڑھایئے * گنجا پن

لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے، سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں سیاہیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف و ملائم

پتھری کا علاج بغیر اپریشن

نسوانی حسن * مخصوص امراض

نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض اعصابی و جنسی کمزوری، مثانے کی گرمی، جوان اور طاقتور بنیئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے

دیسی ہومیو علاج

ڈاکٹر حکیم جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان

غلام محمد آباد چشتیہ چوک صدر بازار فیصل آباد

38900

اور اذان کے مناظر کی صورت میں اس گروہ کے مسلمان ہونے کا تصور کیا گیا جسے عالمی ذرائع ابلاغ نے پورے اہتمام کے ساتھ نشر کیا۔ لوئیس فرخان اپنے گروہ کو "نیشن آف اسلام" کے نام سے ایلیج محمد کے گمراہ کن عقائد پر قائم رکھتے ہوئے عالم اسلام کے راہ نماؤں اور اداروں کے ساتھ روابط استوار کرنے میں بھی پوری طرح سرگرم ہے' ۱۹۹۰ء میں شکاگو میں رابطہ عالم اسلامی کی ایک کانفرنس میں وہ بطور مہمان خصوصی شریک ہوا اور ابھی گزشتہ ماہ لیبیا کے صدر محترم کرنل معمر القذافی نے امریکہ میں اسلام کی تبلیغ کے لئے لوئیس فرخان کو ایک ارب ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے جو امریکی پریس اور سیاسی حلقوں میں اس وقت موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ وہ گزشتہ دنوں عراق اور ایران کا دورہ بھی کر چکا ہے جہاں اسے سرکاری طور پر خاصی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

ذکری فرقہ جس کی زیادہ تعداد بلوچستان کے جنوبی اضلاع میں آباد ہے' ملا محمد اٹکی کو خدا کا پیغمبر' مہدی اور خاتم المرسلین مانتا ہے اور شریعت محمدیہ کو منسوخ تصور کرتا ہے۔ ملا محمد اٹکی نے نماز' روزہ اور حج کی فرضیت ختم کرنے کا اعلان کیا اور مکران کے علاقہ کے ایک پہاڑ "کوہ مراد" کو مقام محمود قرار دیا جہاں ذکری ہر سال ۹۔ ذی الحج اور ۲۷ رمضان المبارک کو حج کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ وہاں صفا' مروہ اور عرفات بھی بنائے گئے ہیں اور ایک چشمہ کے پانی کو آب زمزم کی طرح متبرک سمجھا جاتا ہے۔ ذکریوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے الگ ہے' وہ لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ کے الفاظ میں کلمہ پڑھتے ہیں۔ ذکری فرقہ ملا محمد اٹکی کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل مانتا ہے اور ذکریوں کا کہنا ہے کہ قرآن کریم میں ملا محمد اٹکی کو روح القدس' روح الامین اور امام مبین قرار دیا گیا ہے۔ ذکری فرقہ کا اثر و رسوخ پڑھے لکھے لوگوں میں خاصا ہے اور بہت سے ذکری مختلف محکموں میں اہم مناصب پر فائز ہیں۔

قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار ہے جس نے انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں مشرقی پنجاب میں اسلام کی صداقت کے اظہار کے دعویٰ کے ساتھ سرگرمیوں کا آغاز کیا اور اس دور میں اسلام کے خلاف کام کرنے والے مسیحی مبلغین اور آریہ سماج کے خلاف مناظرہ بازی کا بازار گرم کر کے مسلمانوں کے پرجوش مذہبی حلقوں میں ایک حد تک پذیرائی حاصل کی حتیٰ کہ بعض سرکردہ مسلم شخصیات نے بھی اس دور میں مرزا قادیانی کی سرگرمیوں پر پسندیدگی کا اظہار کیا لیکن مرزا غلام احمد نے آہستہ آہستہ مجدد' مہدی' مسیح اور پھر پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر کے اپنا الگ گروہ قائم کر لیا جس پر مسلم علماء کرام نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ صادر کر کے اسکے گروہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت اور وحی کے دعویٰ کے ساتھ بعض شرعی احکام کی منسوخی کا اعلان بھی کیا اور اسلام کے نام پر اپنے مذہب کا پرچار جاری رکھا۔

یہ چاروں گروہ یعنی ایران کے بہائی' بلوچستان کے ذکری' پاکستان و بھارت کے قادیانی اور امریکہ کے ایلیج محمد کے پیروکار اس وقت عقیدہ ختم نبوت کے منکرین کے گروہ ہیں جو اپنے پیشواؤں کے لئے نبوت اور وحی کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی تعلیمات پر ایمان کو ضروری قرار دیتے ہیں لیکن ان میں سے تحریک ختم نبوت کے کم و بیش ایک سو سالہ تسلسل کا سب سے بڑا ہدف قادیانی گروہ ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کی کشمکش نہ صرف یہ کہ گزشتہ ایک صدی سے جاری ہے بلکہ اس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور اس کشمکش میں عالمی سیکولر لابیاں' ورلڈ میڈیا اور مغرب کی حکومتیں قادیانی گروہ کے پشت پناہ کے طور پر کھل کر میدان میں آگئی ہیں۔

قادیانی گروہ کے ساتھ مسلمانوں کی کشمکش لدھیانہ کے علماء کے اس فتویٰ سے شروع ہوئی جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعویٰ نبوت کی بنیاد پر کافر قرار دیا گیا تھا اس کے بعد دہلی اور دیوبند کے علماء نے اس فتویٰ کی تائید کی اور رفتہ رفتہ پورے برصغیر یعنی موجودہ ہندوستان' پاکستان' برما اور بنگلہ دیش کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اس فتویٰ پر متفق ہو گئے اور قادیانیوں کے خلاف تحریر و تقریر کی صورت میں اسلامی جذبات کا اظہار شروع ہو گیا قومی سطح پر اس مہم کے اولین قائد حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ' سید مہر علی شاہ گولڑویؒ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جیسے اکابر علماء کرام تھے' ان کے بعد اس مہم کو مجلس احرار اسلام نے جماعتی طور پر سنبھال لیا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو اس تحریک کا قائد چن لیا گیا' اس دوران علامہ سر ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیتے ہوئے اسے مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز پیش کی جسے رفتہ رفتہ اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ یہی تجویز تحریک ختم نبوت کا سب سے بڑا مطالبہ بن گئی جبکہ مولانا ظفر علی خانؒ نے اپنے قومی اخبار زمیندار میں قادیانیت کے خلاف باقاعدہ محاذ قائم کئے رکھا اور اپنے روایتی جوش و جذبہ کے ساتھ اس گروہ کا آخر وقت تک مقابلہ کیا قادیانی گروہ کو خود مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول برطانوی استعمار نے پروان چڑھایا تھا اس لئے برطانوی جوش و جذبہ کے ساتھ اس گروہ کا آخر وقت تک مقابلہ کیا قادیانی مقاصد کے لئے اس گروہ کی پشت پناہی کی جس کی وجہ سے پاکستان کے قیام کے وقت اس گروہ کے بہت سے افراد مختلف محکموں میں اہم مناصب پر موجود تھے۔

پاکستان بننے کے بعد اگر تحریک پاکستان کے دوران مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے وعدے کے مطابق مکمل اسلامی نظام نافذ ہو جاتا تو ایک نظریاتی اسلامی حکومت کے لئے اس مسئلہ سے نمٹنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔

لیکن ایسا نہ ہو سکا بلکہ پاکستان کی پہلی حکومت میں

وزارت خارجہ جیسا اہم منصب چودھری ظفر اللہ خان جیسے کٹر قادیانی کو سونپ دیا گیا جسے چودھری ظفر اللہ خان نے اندرون ملک اور بیرون ملک قادیانی کے فروغ کے لئے پورے طور پر استعمال کیا حتیٰ کہ ۱۹۵۲ء میں ایسا وقت بھی آیا کہ قادیانی گروہ کے اس وقت کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کی تجویز طے کر کے اس کا باقاعدہ پرچار شروع کر دیا جس کے رد عمل میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سامنے آئی ۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل قائم کی گئی جس کا سربراہ حضرت مولانا سید ابو الحسنات ؒ کو چنا گیا جبکہ تحریک کے دیگر قائدین میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا سید داؤد غزنویؒ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اور سید مظفر علی شمسی جیسے سرکردہ حضرات شامل تھے۔ تحریک کا بنیادی مطالبہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا اور چودھری ظفر اللہ خان (قادیانی) کو وزارت خارجہ کے منصب سے الگ کرنا تھا۔ مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں مظاہرے ہوئے لوگ دیوانہ وار سڑکوں پر آگئے، حکومت نے تشدد کا راستہ اختیار کیا لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا، ہزاروں لوگ گرفتار کرلئے گئے اور ہزاروں افراد مظاہروں کے دوران پولیس کی فائرنگ سے شہید ہوئے مطالبات تو منظور نہ ہوئے مگر عوام کی قربانیوں کی وجہ سے قادیانیت کے تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوئے قدم رک گئے اور قومی نفرت کے بھرپور اظہار نے قادیانیوں کو اچھوت بنا کر رکھ دیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا یہ مطالبہ اس کے بعد ملک بھر میں دینی اجتماعات کا مستقل موضوع رہا اور دینی جماعتوں نے اس کے لیے مہم مسلسل جاری رکھی جس سے عوامی ذہن منظم ہوتا رہا اور ۱۹۷۴ء میں قادیانی گروہ کے صدر مقام ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر مسلم طلبہ پر قادیانیوں کے تشدد کے ایک واقعہ کے نتیجے میں ملک بھر میں عوامی جذبات کا لاوا پھٹ پڑا اور مختلف شہروں میں لوگ سڑکوں پر آگئے ایک بار پھر آل پارٹیز مجلس عمل قائم کی گئی جس کے سربراہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور سیکرٹری جنرل علامہ سید محمود احمد رضوی منتخب ہوئے، اس دفعہ مجلس عمل کو یہ سہولت حاصل تھی کہ قومی اسمبلی میں اس کے موقف کی ترجمانی کے لیے مولانا مفتی محمودؒ مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد الحق، مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا محمد ذاکرؒ مولانا عبد المصطفیٰ ازہریؒ مولانا ظفر احمد انصاریؒ اور پروفیسر غفور احمد جیسے سنجیدہ اور ذمہ دار حضرات موجود تھے چنانچہ رائے عامہ کی منظم قوت اور اسمبلی میں معقول نمائندگی کے باعث تحریک ختم نبوت کو کامیابی حاصل ہوئی اور پارلیمنٹ نے ایک دستوری ترمیم کے ذریعہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت کا درجہ دے دیا۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے دستوری فیصلے کے بعد اگلا مرحلہ اس کے مطابق قانونی اقدامات اور ان پر عملدر آمد کا تھا جو اس وقت کی حکومت اپنی ترجیحات اور بیرونی دباؤ کے باعث ٹالتی رہی جبکہ دینی اجتماعات میں اس کا مطالبہ جاری رہا اور ۸۴ء میں ایک بار پھر آل پارٹیز مجلس عمل کا احیا کیا گیا، لوگ پھر سڑکوں پر آئے مظاہرے ہوئے اور صدر محترم جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے عوامی مطالبہ کے سامنے سپر انداز ہو کر قادیانیوں کو مسلمان کہلانے، اسلام کا نام اور شعائر و علامات کے استعمال سے روکنے اور اسلام کے نام پر اپنے مذہب کا پرچار کرنے سے باز رکھنے کے لیے امتناع قادیانیت کا صدارتی آرڈی نینس نافذ کر دیا جس سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آئینی اور قانونی تقاضے تو پورے ہوگئے لیکن ایک نئی کشمکش کا آغاز ہوگیا۔۔ قادیانیوں نے ان فیصلوں کو تسلیم کرنے کی بجائے ان کے خلاف محاذ آرائی کا راستہ اختیار کرلیا اور لندن کو ہیڈ کوارٹر بنا کر مغرب کی سیکولر لابیوں کی حمایت حاصل کرنے کی منظم مہم شروع کر دی اور پاکستان میں اپنے مذہبی اور انسانی حقوق کی پامالی کا ڈھنڈورا پیٹ کر پاکستان اور ملک کے دینی حلقوں کے خلاف محاذ آرائی کا ایک نیا بازار گرم کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی حکومتیں اور لابیاں جو اس سے قبل بھی قادیانیوں کی در پردہ پشت پناہی کیا کرتی تھیں اب اس گروہ کی حمایت میں کھل کر میدان میں آگئی ہیں نتیجہ یہ ہے کہ مغربی حکومتیں اور لابیاں جو اس سے قبل بھی قادیانیوں کی درپردہ پشت پناہی کیا کرتی تھیں اب اس گروہ کی حمایت میں کھل کر میدان میں آگئی ہیں اور اب قادیانیت کی جنگ ربوہ سے نہیں بلکہ واشنگٹن، جنیوا، لندن اور بون کے محفوظ مورچوں سے لڑی جا رہی ہے۔

اس دوران ایک اور واقعہ بھی سامنے آیا کہ پاکستان میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے مطابق توہین رسالت پر موت کی سزا کا قانون نافذ کر دیا گیا۔ جس کا بنیادی تعلق قادیانیت کے ساتھ تھا۔ لیکن قادیانیوں اور ان کی پشت پناہ مغربی لابیوں نے کمال ہوشیاری کے ساتھ مسیحی اقلیت کے بعض لیڈروں کو آلہ کار بنا کر انہیں اس قانون کی مخالفت میں کھڑا کر دیا اور اسے بھی انسانی حقوق کی پامالی کا مسئلہ قرار دے کر بین الاقوامی مہم کا حصہ بنا لیا گیا۔

پاکستان کے خلاف مغربی حکومتوں اور لابیوں کی مہم کا اصل ہدف تو پاکستان کا اسلامی تشخص اور دستور پاکستان کی اسلامی دفعات ہیں جن کی موجودگی میں پاکستان کو سیکولر ریاستوں کی صف میں شامل نہیں کیا جا سکتا اور کمیونزم کی شکست کے بعد اسلام کو اپنا آئندہ عالمی حریف قرار دیتے ہوئے مغربی طاقتیں پاکستان کو اسلامی بنیاد پرستی کا سب سے بڑا مرکز سمجھ رہی ہیں اور اس کی اس حیثیت کو ختم کرنے کے لئے اسے خالص سیکولر سٹیٹ میں تبدیل کرنا ضروری تصور کرتی ہیں اسی لیے پاکستان میں نافذ شدہ شرعی حدود، جداگانہ الیکشن، توہین رسالت کی سزا کا قانون قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی دستوری ترمیم اور انہیں اسلام کا نام اور شعائر و علامات استعمال کرنے سے روکنے کا صدارتی آرڈی نینس مغربی لابیوں کی

مہم کے سب سے اہم موضوعات ہیں اور ان تمام امور کی مخالفت انسانی حقوق کے نام پر کی جاری ہی اس سلسلہ میں مغربی حکومتوں اور لابیوں کی گذشتہ دس سالہ مہم کا ایک جائزہ پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہ بات واضح ہوسکے کہ اسلامی قوانین بالخصوص قادیانیت اور توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے مغربی طاقتوں کی مہم کے اہداف اور ان کا طریق کار کیا ہے۔

امریکہ سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے ۱۹۸۷ء میں پاکستان کی امداد کے لیے جو شرائط طے کیں ان میں یہ تقاضہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان اقلیتوں "مثلاً" احمدیوں کو مکمل مذہبی اور شہری آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آئے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کرے جو قادیانیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال کے بارے میں اپنی سالانہ رپورٹوں میں کئی سال سے قادیانیت اور توہین رسالت کی سزا کو موضوع بنائے ہوئے ہے اور ان قوانین کے خاتمہ کا مسلسل مطالبہ کررہی ہے۔

پاکستان کی قومی اسمبلی کی کشمیر کمیٹی کے سربراہ نواب زادہ نصراللہ خان کے دورہ جینوا کے موقعہ پر اپریل ۹۴ء میں انسانی حقوق کے عالمی اداروں نے انہیں یادداشت دی جس میں توہین رسالت کی سزا کا قانون' جداگانہ انتخابات اور آٹھویں آئینی ترمیم ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۹۴ء میں کراچی کے ایک آزاد خیال دانشور اختر حمید خان کی گستاخانہ تحریروں کی بنیاد پر اس کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا لیکن جنگ لندن ۲۶ نومبر ۹۴ء میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق ورلڈ بینک کی مداخلت پر یہ کیس ختم کردیا گیا۔

برطانوی دفتر خارجہ نے اگست ۹۴ء کے دوران اپنے مراسلوں میں توہین رسالت کی سزا کے قانون میں ترمیم نہ کرنے پر افسوس کا اظہار کیا اور اس قانون کے ختم کی مہم کی حمایت کی۔

امریکی وزارت خارجہ نے پاکستان کے بارے میں ۹۱ء کی رپورٹ میں واضح طور پر توہین رسالت کی سزا کے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلوں پر تنقید کی اور یہ فرد جرم عائد کی کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم کہا جاتا ہے' ان پر توہین رسالت کے مقدمات درج کیے جاتے ہیں' انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روکا جاتا ہے اور انہیں حج کے لیے پاسپورٹ نہیں دیا جاتا جبکہ اس رپورٹ کی بنیاد پر امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے اعلان کیا کہ امریکہ ان قوانین کے خاتمہ کے لیے پاکستان پر دباؤ ڈالتا رہے گا۔

چند برس قبل پاکستان کے دینی حلقوں نے قادیانیوں کی فریب کاری کو روکنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا جسے حکومت پاکستان نے منظور کرلیا لیکن اس مہم میں بھی عالمی لابیوں نے مسیحی اقلیت کو آگے کردیا اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل' پاپائے روم اور ایمنسٹی انٹرنیشنل اس پس منظر میں حکومت پاکستان کی طرف سے اقلیتوں کو دوھرے ووٹ کا حق دینے کے فیصلے اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ کے دو ارکان جسٹس محمد تقی عثمانی اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری کو فارغ کرکے بنچ کو "عملاً" ختم کردینے نیز سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے میں وفاقی شرعی عدالت کو دستور کے بنیادی ڈھانچے کے لئے ان فٹ قرار دینے کے ریمارکس کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر نظر آتا ہے کہ اسلامی قوانین' قادیانیت اور توہین رسالت کی سزا کے بارے میں بین الاقوامی دباؤ کو قبول کرتے ہوئے مغرب کی خواہشات کی تکمیل کے لئے عملی اقدامات کا آغاز ہوگیا ہے اور یوں محسوس ہورہا ہے کہ اگر دینی حلقوں نے وقت کی نزاکت اور صورت حال کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے بیرونی دباؤ اور حکومت پاکستان کے معذرت خواہانہ طرز عمل کے مقابلہ میں رائے عامہ کی قوت کو از سر نو منظم اور متحرک نہ کیا تو پاکستان کا اسلامی تشخص' نافذ شدہ اسلامی قوانین' دستور پاکستان کی اسلامی دفعات' قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے آئینی و قانونی فیصلے اور توہین رسالت کی سزا کا قانون ایک ایک کر کے مغرب کی خواہشات کے بھینٹ چڑھ جائیں گے۔

ان حالات میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل کو دوبارہ متحرک کرنے کا اعلان وقت کی ایک اہم ضرورت اور دینی جدوجہد کے تسلسل کا ناگزیر تقاضہ ہے اور تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کارکنوں اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے غیور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ۵۳ء ۷۴ء کی طرح ایک بار پھر مرکزی مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر متحد ہوکر روایتی جوش و خروش کے ساتھ اپنے مذہب اور عقائد کے خلاف مغرب کے عزائم کو ناکام بنادیں۔ ○

اقوال زریں

۱۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی

۲.. سب سے اچھا خزانہ نیک عورت ہے۔

۳.. بدترین آوازیں دو ہیں۔ راگ کی اور نوحہ کی۔

۴.. ایمان کے بعد بڑی نعمت نیک عورت ہے۔

۵.. کم بولنا حکمت ہے کم کھانا صحت ہے کم سونا عبادت ہے۔

۶.. طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ تلوار بیچنا ہے۔

۷.. جو عیب سے واقف کرے وہ دوست ہے۔

۸.. گناہ جوان کا اگرچہ بد ہے لیکن بوڑھے کا بدتر ہے۔

۹.. تکبر کرنا امیروں کا بد ہے لیکن محتاجوں کا بدتر

۱۰.. شرم مردوں سے خوب ہے لیکن عورتوں سے خوب تر ہے۔

مرسلہ..... خان محمد کراچی)

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ـــــ چلنے میں دیرپا

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۲۵ر بی سائٹ کراچی۔ فون نمبر ۲۵۷۷۷۵۳

اسلامی نظریۂ امتحان

مولوی محمد آصف البارى

تعارف:۔ اسلام اللہ کا وہ پسندیدہ مذہب ہے جس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے ذریعے انسانوں اور جنوں تک پہنچایا گیا۔ سارے انبیاء علیہم السلام نے علم الیقین پر مبنی دین حق یعنی اسلام کی لوگوں کو دعوت دی۔

محمد عربی ﷺ امام الانبیاء ہیں۔ اللہ جل جلالہ ایک مافوق اور ماورائی ذات اعلیٰ ہے۔ چونکہ امام الانبیاء ﷺ آخری نبی ہیں۔ لہٰذا آپ کو آخرت کے مکمل نظام کا مشاہدہ کرایا گیا۔ اور آخرت کا نظام عین الیقین عطا کیا گیا۔ اس طرح قیامت تک آنے والے انسانوں اور جنوں کیلئے جنت' دوزخ' جزا و سزا اور آخرت کے مکمل نظام کا بچشم خود مشاہدہ کرایا گیا۔ اس طرح آپ ﷺ پر دین اسلام کو مکمل فرمادیا گیا اور قیامت تک آنے والے انسانوں اور جنوں کو مکمل ضابطہ حیات مل گیا۔

قرآن جو اس سلسلے میں وحی کا مجموعہ ہے مسلمانوں کی قیامت تک کیلئے عمرانی کتاب ٹھہری۔

نظریہ:۔ فکر دو حرکتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ حرکت اولیٰ یعنی جس چیز کا علم حاصل کرنا چاہتا ہو' اپنے خزینہ معلومات میں اس چیز کے مناسب اوصاف تلاش کرنے کو حرکت اولیٰ کہتے ہیں۔ پھر ان مناسب اوصاف کو اس طرح ترتیب دینا کہ صغریٰ کو پہلے رکھا جائے اور کبریٰ کو بعد میں۔ اس عمل کو حرکت ثانی کہتے ہیں۔ ان دونوں حرکتوں کے مجموعے کو فکر اور اس فکر سے جو علم حاصل ہوتا ہے اس علم کو علم نظری کہتے ہیں۔

امتحان:۔ امتحان آزمائش کو کہتے ہیں۔ دنیا کے اعتبار سے یہ علم یا معلومات' فہم' اطلاق' تجزیہ اور جائزہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن دین میں امتحان کے معنی مفہوم یہ ہوں گے کہ اللہ انسانوں اور جنوں کو دنیا میں جس حال میں رکھے اس میں رہتے ہوئے سو فیصد دین پر چلنا اور دین کی محنت کرنا۔ اس کے نتیجے میں آنے والے ناگوار حالات پر صبر کے ساتھ پورا اترنا۔ اس طرح مسلمانوں کی ساری زندگی آزمائشوں کی مختلف **شکلوں** اور نقشوں سے گزرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے۔ قبر میں تین اور میدان محشر میں پانچ سوالات کے جوابات جو پہلے سے بتادیئے گئے ہیں دینے ہوں گے اس کے بعد نتیجے میں اس کو جنت یا جہنم کسی ایک ٹھکانے میں پہنچایا جائے گا۔

بیان مسئلہ

اسلامی نظریہ امتحان کو پیش کرکے مسلمانوں میں اس بات کا جائزہ لینا اور ایسے اقدام تجویز کرنا یا ایسی حکمت عملی تجویز کرنا جس پر عمل کرنے سے وہ دونوں جہانوں میں کامیاب ہوجائیں۔

مقاصد

اس مضمون کو پڑھنے کے بعد مسلمان اس قابل ہوجائیں گے کہ:

۱...... اللہ کے ڈر اور آخرت کے خوف کی طرف رجوع کریں۔

۲...... ہروقت اپنے کو اللہ کے سامنے جوابدہ سمجھیں۔

۳...... پورے شوق سے اللہ کے احکامات اور امام الانبیاء ﷺ کے طریقوں پر چلنے میں اپنی کامیابی کا یقین کرلیں۔

خلاصہ

اللہ نے مکمل کامیابی اپنے دین پر چلنے میں رکھی ہے۔ ہر حال اور ہر صورت میں اللہ کے احکامات کو نبی کریم ﷺ کے طریقوں پر پورا کرنا دین ہے۔ اپنے کو ساری امت کے لئے بھیجا ہوا سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ میں اپنے نبی ﷺ کی محنت کا مختی ہوں۔ دین اور دعوت دین میری ضرورت اور ذمہ داری ہیں اور بحیثیت مسلمان میں نے یہ تقاضے اپنی ذات سے پورے نہ کئے اور یہ زندگی جو سراسر امتحان ہے اس میں پورا نہ اترا' قبر کے تین سوالات اور میدان محشر کے پانچ سوالات کے جوابات دینے میں ناکام ہوگیا تو اللہ مجھے ہلاکت کے نقشوں یعنی جہنم میں ڈال دے گا۔

اگر یہ تقاضے میں نے اپنی ذات سے پورے کئے تو اللہ رحمت اور مغفرت کے روزی یعنی جنت عطا کرے گا جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا جہاں عیش و آرام عزت' چین و سکون کے نقشے ہوں گے۔ حوریں و غلمان ہوں گے۔ شرابا" طہورا ہوگی اور ہر مراد فورا" پوری کردی جایا کرے گی۔ اللہ اپنی رضا اور دیدار نصیب فرمائے گا۔

پیشکش اور اس کا تجزیہ

اللہ نے سارے انسانوں اور جنوں کو دو زندگیاں دی ہیں۔ ایک اس دنیا کی اور دوسری آخرت کی مگر ان کو کامیاب بنانے کے لئے صرف ایک موقع یعنی دنیا کی زندگی ہے۔ اس دنیا کی زندگی میں اللہ نے جس قسم کے حالات اور نقشوں میں رکھا ہے وہ امتحان ہے۔ اللہ نے سورہ بقرہ میں آیت ۱۵۴ تا ۱۵۷ میں ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ "ہم تم کو آزمائیں گے تھوڑے ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں کے

اور جانوں کے اور میووں کے نقصان سے۔ (آپ) خوشخبری سنادیجئے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان کو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو یوں کہیں کہ ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں ہم کو اس ہی طرف لوٹنا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی ہے اور وہی سیدھی راہ پر ہیں۔"

ایمان لانے کے بعد ہر مسلمان کو امتحان سے لازمی گزرنا ہے۔ یہ ایمان لانے کا خاصہ ہے' جو ایمان میں پورے اترتے ہیں اللہ کی طرف سے ان پر رحمت اور عنایات کا وعدہ ہے۔ اللہ نے موت و حیات میں آزمائش رکھی ہے۔ ترجمہ:۔۔۔ اللہ جس نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے' (انتیسواں پارہ سورہ ملک) اسلام میں عقیدہ آخرت "انتیسواں والبعث بعد الموت" یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا یہ زبردست محرک ہے اس بات کا کہ آخرت میں جوابدہی کے امتحان سے گزرنا ہے۔ سب سے پہلے تو قبر ہی کی منزل ہے۔ قبر میں پوچھا جائے گا "من ربک" یعنی تیرا رب کون ہے؟ صاحب قبر اگر اللہ سے ملنے کا یقین لے کر قبر میں گیا ہو گا تو جواب میں "ربی اللہ" کہے گا ورنہ "لاادری" یعنی مجھے معلوم نہیں منہ سے نکلے گا۔ اس لئے دنیا میں موت کے بعد آنے والے حالات کی تیاری میں اللہ ہی سے ہونے کو یقین کرتا ہو گا اور ایمان کی نگاہ سے ہر شے کو دیکھتا ہو گا اور اپنا حاجت روا مشکل کشا' ضرورتوں کو پورا کرنے والا فعلا" قولا" اور احتساب کے ڈر سے اللہ ہی کو سمجھتا ہو گا۔ دوسرا سوال "ما دینک" تیرا دین کیا ہے؟ اگر صاحب قبر دین اسلام پر مرمٹ رہا تھا' دنیا میں دین کے فروغ کی محنت کر رہا تھا اور دین پر چلنے اور دوسرے مسلمانوں کو دین پر لانے کے لئے اللہ کا دیا ہوا جان و مال و وقت خرچ کر رہا تھا تو منہ سے کہے گا "دینی الاسلام" یعنی میرا دین اسلام ہے۔ ورنہ کہے گا "لا ادری" یعنی مجھے معلوم نہیں۔ بھلا دنیا میں جس نے بے دینی کی زندگی گزاری ہو گی اور دین کی قدر اور محنت کئے بغیر دنیا سے گیا ہو گا تو وہ کیسے قبر کے صحیح جوابات دے گا۔ قبر کے امتحان کا تیسرا اور آخری سوال یہ ہو گا ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد یعنی تم ان صاحب محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہتے تھے۔ اس موقع پر آپ کی شبیہ مبارک دکھائی جائے گی۔ جو مومن ہو گا وہ جواب میں کہے گا "اشھد ان عبداللہ و رسولہ" میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اگر آپ ﷺ کی سنتوں کے خلاف زندگی گزاری ہو گی اور آپ ﷺ سے محبت اتباع کے ساتھ نہ کرتا ہو گا تو نہ پہچانے گا اور لاادری یعنی میں نہیں جانتا منہ سے نکلے گا۔

غلط جوابات دینے کی صورت میں جہنم کے عذابات اس پر مسلط کردیئے جائیں گے اس کی روح کو موٹے سیاہ ٹاٹ کے کفن میں لپیٹ کر اسفل السافلین اور سجین میں پھینک دیا جائے گا۔ صاحب قبر درست جواب دیں گے تو جنت کی کھڑکی خوشبوؤں اور جنت کی خوشگوار ہوا کیلئے قبر میں کھول دی جائے گی ایسے مومن کو جنت کا حریری کفن پہنایا جاتا ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ہر آسمان کے مقرب فرشتے دروازے تک اس کی مشایعت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتی ہے۔ مومن کی روح علیین میں پرندے کے مانند جنت کے درختوں پر اڑتی پھرتی ہے وہاں کے میوے اور پھل کھاتی ہے عرش کے قندیلوں میں جاکر آرام لیتی ہے۔ روح پر آنے والے حالات کا اثر جسم پر پڑتا ہے۔ روح اور جسم اور نفس کے فرق کو آئندہ کسی موقع پر واضح کروں گا۔ اس بات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیں کہ جو شخص سب سے آخیر میں مرے گا اسے بھی چار ہزار سال تک قبر میں رہنا ہو گا۔ قبر کی منزل سب سے مشکل اور دہشت انگیز منزل ہوتی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قبروں کو دیکھ کر اس قدر رویا کرتے تھے کہ ڈاڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی۔ آپ کے ساتھی فرماتے کہ حضرت آپؓ پر جنت دوزخ کے حالات سن کر یہ حال نہیں آتا مگر قبروں کو دیکھ کر ایسا کیوں ہوتا ہے۔ آپؓ ارشاد فرماتے "قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے جو یہاں کامیاب ہو گیا وہ آگے بھی کامیاب ہوتا چلا جائے گا اور جو ناکام ہو گیا وہ آگے بھی ناکام ہوتا چلا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے جب مومن بندہ ایمانا" احتسابا" اعمال صالح کرتا رہتا ہے تو پہلے اللہ اس کی جنت کے حالات ٹھیک کرتا ہے۔ پھر پل صراط کے اس کے بعد میدان محشر کے اور آخیر میں قبر کے حالات ٹھیک فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قبر کے امتحانات میں کامیاب ہونے والا آگے کامیاب ہی رہتا ہے اور آسانیاں در آسانیاں اس کو اللہ کی رحمت سے ملتی چلی جاتی ہیں۔

ترمذی اور مشکوۃ شریف کی روایت میں حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ امام الانبیاءؐ کا ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک پانچ چیزوں کا مطالبہ نہ ہو جائے (اور ان کا معقول جواب نہ ملے) اپنی عمر کس کام میں خرچ کی' اپنی جوانی کس چیز میں خرچ کی' مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا' اپنے علم میں کیا عمل کیا۔" یہ حدیث پاک کئی صحابہؓ سے نقل کی گئی ہے۔ اس میں آپؐ نے مختصر طریقہ سے قیامت کے امتحانات کی فہرست شمار کردی۔ ہر ہر چیز کے متعلق دوسری احادیث میں مختلف عنوانات سے ان پر تنبیہ فرمائی گئی۔

سب سے اول مطالبہ اور جواب طلب چیز یہ ہے کہ اپنی عمر' جس کا ہر سانس انتہائی قیمتی سرمایا ہے۔ کس چیز میں خرچ کی؟ ہم لوگ کیوں پیدا کئے گئے؟ ہماری زندگی کس مصلحت کیلئے ہے؟ کسی کام کیلئے یا یہ بیکار پیدا کی گئی؟ حق تعالیٰ شانہ خود اس پر تنبیہ

فرماتا ہے اس کا مفہوم ہے کہ "ہاں تو کیا تم نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور تم نے (یہ گمان کر رکھا تھا کہ تم) ہماری طرف نہیں لائے جاؤ گے (اور تمہیں اپنی زندگی کا حساب نہیں دینا ہو گا) (مومنون ۶) اور پھر اتنا ہی نہیں بلکہ دوسری جگہ حق تعالیٰ شانہ نے مقصد زندگی خود ہی ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ "میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں (ذاریات ۳) اسی حالت میں ہر شخص کو اپنی زندگی کے پورے اوقات کا جائزہ لینا ہو گا کہ وہ اپنے قیمتی اوقات کا کس قدر حصہ اس مقصد میں خرچ کرتا ہے جس کام کے لئے وہ پیدا کیا گیا اور کتنا حصہ اپنی ضروریات تفریحات اور غیر متعلق مشاغل میں خرچ کرتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ 'کا محض انعام واحسان ہے کہ اس نے تمام اوقات کی عبادت فرض نہیں فرمائی' بلکہ اس کا بہت تھوڑا سا حصہ فرض کیا ہے۔ اس میں بھی اگر کوتاہی ہو تو کتنا ظلم ہے۔

مطالبہ کی دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ارشاد فرمائی گئی کہ جوانی کی قوت کس چیز میں خرچ کی گئی؟ کیا اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے کاموں میں؟ اس کی عبادت میں مظلوموں کی حمایت میں 'ضعیفوں اور اپاہجوں کی اعانت میں یا فسق و فجور میں عیاشی اور آوارگی میں بے ہودگی میں' بے کسوں پر ظلم کرنے میں 'ناحق کی مدد کرنے میں' ناپاک دنیا کے کمانے میں اور دین و دنیا دونوں جگہ کام نہ آنے والے فضول مشغلوں میں؟

اس کا جواب ایسی عدالت میں دینا ہے جہاں نہ تو کوئی وکالت چل سکتی ہے' نہ جھوٹ' فریب اور لسانی کام آسکتی ہے۔ جہاں کی خفیہ پولس ہر وقت ہر آن آدمی کے ساتھ رہتی ہے اور یہی نہیں بلکہ خود آدمی کے وہ اعضا جن سے یہ حرکات کی ہیں' وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے اور جرائم کا اقرار کریں گے۔ سورہ یاسین (ع ۴) میں اللہ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ "آج (یعنی قیامت کے دن) ہم ان کے منہوں پہ مہر لگادیں گے (تاکہ لغو اعذار نہ گھڑیں) اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے اس چیز کی جو کچھ یہ کیا کرتے تھے۔" یعنی ہاتھ خود بول اٹھے گا کہ مجھ سے کس کس پر ظلم کیا گیا۔ کیا کیا ناجائز حرکات مجھ سے صادر کرائی گئیں۔ پاؤں خود گواہی دے گا کہ مجھے کیسی کیسی ناجائز مجلسوں میں لے جایا گیا۔

قرآن میں دوسری جگہ (حم سجدہ ع ۳) میں اللہ کے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے۔ اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف جمع کئے جائیں گے پھر ان کو (ایک جگہ چلتے چلتے) روک دیا جائے گا (تاکہ سب ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں) یہاں تک کہ جب سب دوزخ کے قریب آجائیں گے (اور حساب شروع ہو گا) تو ان کے کان اور آنکھیں اور کھال ان کے اوپر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اور وہ لوگ اپنے ان اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ وہ اعضاء کہیں گے کہ ہم کو اس (قادر) نے بولنے کی طاقت دی جس نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی۔ اور اسی نے تم کو اول مرتبہ پیدا کیا تھا اور اس کے پاس اب (دوبارہ زندہ کرکے) لائے گئے ہو۔ (آگے حق تعالیٰ شانہ تنبیہ فرماتے ہیں) اور تم اس بات سے تو اپنے کو چھپا ہی نہ سکتے تھے کہ تم پر تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں گواہی دیں گے (اور ظاہر ہے کہ آدمی جو جو حرکتیں کرتا ہے اس کے آنکھ کان وغیرہ تو اس کو دیکھتے ہی ہیں۔ ان سے کیسے چھپا کر کوئی شخص کوئی کام کر سکتا ہے) لیکن اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں (جو چاہو کر گزرو' کون پوچھ سکتا ہے) اور تمہارے اس گمان نے جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کر رکھا تھا (کہ اس کو خبر بھی نہیں ہے) تم کو برباد کر دیا پس تم خسارہ میں پڑ گئے۔"

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ "جوانی جنون کا ایک شعبہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔"

جوانی اس لئے ہے کہ اس کی قوت کو ایسے کاموں میں خرچ کیا جائے جو مرنے کے بعد کام آئیں۔ خوش قسمت ہیں وہ نوجوان جو دن رات اللہ کے دین کی محنت میں متحرک و فکر مند ہیں اور اس کو انہوں نے اپنی ضرورت اور ذمہ داری سمجھ کر اپنا رکھا ہے وہ گناہوں سے بھی بچتے ہیں اور دوسروں کی کامیابیوں اور نجات کا ذریعہ بھی بن رہے ہیں۔

تیسری چیز جو حدیث بالا میں بیان کی گئی جس کے جواب کے بغیر قیامت میں حساب کی جگہ سے ٹلنا نہ ہو سکے گا وہ یہ ہے کہ جو مال حاصل کیا کس ذریعہ سے کیا' جائز تھا یا ناجائز تھا۔ آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ "آدمی ناجائز طریقہ سے جو مال حاصل کرتا ہے اگر اس میں سے صدقہ کرے تو قبول نہ ہو گا' خرچ کرے تو برکت نہ ہو گی اور جو ترکہ چھوڑے گا وہ اس کے لئے جہنم کا ذخیرہ ہو گا۔" ایک اور جگہ ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ جو گوشت (یعنی آدمی کے بدن کا ٹکڑا) حرام مال سے نشوونما پائے جہنم اس کے لئے بہتر ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد پاک کا مفہوم ہے کہ "جو آدمی دس درہم کا کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم ناجائز آمدنی کا ہو تو جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضور ﷺ کے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے کہ "روزی کو دور نہ سمجھو۔ کوئی آدمی اس وقت تک مر ہی نہیں سکتا ہے جب تک کہ جو اس کے مقدر میں روزی لکھ دی گئی ہے وہ اس کو نہ مل جائے۔ لہٰذا روزی حاصل کرنے میں بہتر طریقہ اختیار کرو' حلال روزی کماؤ۔ حرام چھوڑو۔ روزی آدمی کیلئے متعین ہے۔ اگر ساری دنیا کے جن و انس مل کر اس کو اس سے ہٹانا چاہیں تو نہیں ہٹا سکتے۔" اس لئے اپنی آمدنی کے ذرائع میں بڑی احتیاط کرنا چاہئے۔ ظاہر کے اعتبار سے اگر اس احتیاط میں کوئی نقصان نظر آتا ہو' تب بھی برکت اور مال کے اعتبار سے وہ کہیں بہت زیادہ فائدہ مند اور نقصان سے بچانے

والی ہے۔

چوتھا مطالبہ حدیث بالا میں یہ ہے کہ مال کہاں خرچ کیا۔ آدمی کے مال میں اس کے کام آنے والا صرف وہی ہے جس کو اللہ کے راستے میں آدمی خرچ کردے۔ اس کے موجود رہنے میں اس کے علاوہ کہ وہ اپنے کام نہ آسکا' بے کار محض رہا اور جتنی مال کی کثرت ہوگی اتنا ہی زیادہ حساب میں دیر لگے گی۔ قیامت کا وہ سخت ترین ہوش ربا دن جس میں گرمی کی شدت سے ہر شخص پسینہ پسینہ ہو رہا ہوگا۔ جس کے متعلق حق تعالیٰ شانہ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو' بے شک قیامت کا زلزلہ (جو عنقریب آنے والا ہے) بہت سخت چیز ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے' تمام دودھ پلانے والی عورتیں (خوف کی وجہ سے) اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائیں گی اور تمام حاملہ عورتیں (دہشت کی وجہ سے) اپنے حمل (وقت سے پہلے ہی ادھورے) گرادیں گی اور تو لوگوں کو نشہ کی سی حالت میں دیکھے گا اور حقیقتہً "نشہ نہ ہوگا" بلکہ اللہ کا عذاب ہی سخت ہے (جس کے خوف سے ان سب کی یہ حالت ہوگی) (سورہ حج ع ۱)۔ دوسری جگہ اللہ کے ارشاد مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ "لوگوں کے حساب کا دن تو قریب آگیا (قیامت تیزی سے قریب آرہی ہے) اور یہ لوگ (ابھی تک) غفلت میں پڑے ہیں (اور اس کے لئے تیاری سے) روگرداں ہیں (سورہ انبیاء ع ۱) اسی سورہ انبیاء کے رکوع چار میں ارشاد مبارک کا مفہوم ہے "اور قیامت کے دن ہم میزان عدل قائم کریں گے اور کسی پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا کوئی عمل (نیک یا بد) ہوگا تو ہم اس کو وہاں سامنے لائیں گے اور ہم حساب لینے میں کافی ہیں"۔ سورہ رعد کے رکوع ۲ میں ارشاد کا مفہوم ہے "جن لوگوں نے اپنے رب کا کہنا مان لیا (اور اس کے ارشادات کی تعمیل کی) ان کے لئے اچھا بدلہ ہے (جو جنت میں ان کو ملے گا) اور جن لوگوں نے اس کا کہنا نہ مانا ان کے پاس (قیامت کے دن) اگر تمام دنیا کی ساری چیزیں موجود ہوں بلکہ اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہوں (یعنی ساری دنیا کی تمام چیزوں سے دوگنی ہوں) تو وہ سب چیزیں اپنی (خلاصی کے لئے) فدیہ میں دے دیں۔ ان لوگوں کا سخت حساب ہوگا۔"

ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے یا اللہ مجھ سے حساب یسیر (سہل حساب) کیجئے۔ میں نے عرض کیا حساب یسیر کیا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا اعمال نامہ دیکھ کر یہ فرمایا جائے گا کہ اسے معاف کردیا۔ لیکن جس سے محاسبہ ہونے لگے وہ ہلاک ہوگیا۔

پانچواں مطالبہ حدیث بالا میں جس کا قیامت کے میدان میں جواب دینا ہوگا' یہ ہے کہ جو علم حق تعالیٰ شانہ نے تمہیں عطا کیا تھا اس پر کس حد تک عمل کیا۔ کسی جرم کا معلوم نہ ہونا کوئی عذر نہیں' قانون سے ناواقفیت کسی عدالت میں بھی معتبر نہیں کیونکہ اس کا معلوم کرنا اپنا فریضہ ہے اور یہ بات کہ اللہ کا حکم معلوم نہیں تھا مستقل جرم اور مستقل گناہ ہے اس لئے حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ہر مسلمان پر (مذہبی) علم سیکھنا فرض ہے لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ علم کے بعد کسی جرم کا کرنا زیادہ سخت ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ "اپنے علم سے ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہا کرو۔ علم میں خیانت مال میں خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ جل شانہ کے یہاں اس کا مطالبہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی' ایک مرتبہ حضورؐ نے وعظ فرمایا جس میں بعض قوموں کی تعریف فرمائی اور پھر یہ ارشاد فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنی پڑوسی قوموں کو تعلیم نہیں دیتیں' نہ ان کو نصیحت کرتی ہیں اور نہ ان کو سمجھدار بناتی ہیں۔ نہ ان کو اچھی باتوں کا حکم کرتی ہیں نہ بری باتوں سے روکتی ہیں اور یہ کیا بات ہے کہ بعض قومیں اپنے پڑوسیوں سے نہ علم سیکھتی ہیں نہ نصیحت حاصل کرتی ہیں۔ نہ سمجھ سیکھتی ہیں۔ یا تو یہ لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں اور ان کو نصیحت کریں اور ان کو سمجھ دار بنائیں اور دوسرے لوگ ان علم والوں سے ان چیزوں کو حاصل کریں اور اگر ایسا نہ ہوا تو خدا کی قسم میں ان سب کو دنیا ہی میں سخت سزا دوں گا۔ (آخرت کا قصہ الگ ہے)۔ اس حدیث پاک میں آپؐ کے اس سخت عتاب سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ جو لوگ خود اہل علم ہیں سمجھ دار ہیں ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے رہنے والے جاہل لوگوں کی تعلیم کی کوشش کریں۔ ان کا یہ خیال کہ جس کو غرض ہوگی وہ خود سیکھے گا۔ کافی نہیں ہے' نہ سیکھنے کا مستقل مطالبہ اور مستقل گناہ ان کے ذمے ہے۔ لیکن ان کو سکھانے کی ذمہ داری ان عالموں کی ہے کہ یہ خود اس کی کوشش کریں اس کی تدبیریں کریں کہ وہ علم سیکھیں یہ اپنے علم پر عمل کرنے میں داخل ہے کہ علم کے عمل میں اس کا سکھانا بھی داخل ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ بعض جنتی بعض جہنمی لوگوں کے پاس جاکر کہیں گے (وہاں دیکھنے اور بات کرنے کا ایک خاص انتظام ہوگا) کہ تمہیں کیا ہوا۔ تم یہاں پڑے ہو' ہم تمہاری ہی وجہ سے جنت میں گئے ہیں کہ تم ہی سے ہم نے علم سیکھا تھا؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم دوسروں کو بتاتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ "بعض آدمی جہنم میں ڈالے جائیں گے جن کی بدبو اور تعفن سے جہنمی لوگ بھی پریشان ہو جائیں گے۔ وہ لوگ ان سے کہیں گے تمہارا کیا عمل ایسا تھا جس کی یہ نحوست ہے۔ ہمیں اپنی ہی مصیبت' جس میں مبتلا تھے کیا کم تھی' تمہاری اس بدبو نے اور بھی پریشان کردیا۔ یہ لوگ کہیں گے کہ ہم اپنے علم سے نفع نہیں اٹھاتے تھے۔ اس لئے علما کو اپنے محاسبہ کے دن سے خاص طور سے ڈرنے کی ضرورت ہے کہ ان کا امتحان بھی سخت ہے ان کی ذمے داری بھی

بڑھی ہوئی ہے اور قیامت کا دن جس میں یہ محاسبہ ہوگا' بڑا سخت دن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شانہ محض اپنے فضل و کرم سے اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

سفارشات

اسلامی نظریہ امتحان کا دائرہ دنیا قبر آخرت پر محیط ہے۔ اس کے لکھنے کیلئے ضخیم کتاب لکھنے اور بہت سا وقت درکار ہے۔ کتب احادیث میں اس کی بڑی تفصیل آئی ہے۔ اس عنوان پر تو ڈاکٹریٹ کیا جاسکتا ہے۔ اسلام کو جہالت سے سخت نفرت ہے۔ ہمارا دین سراسر علم ہے۔ اہل علم کا عذاب دل کی موت ہے اور دل کی موت آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا ہے۔

اللہ کی ذات حقیقی ذات ہے اور اس کی صفات بھی حقیقی صفات ہیں' جہاں سے جو کچھ ہوتا ہوا نظر آرہا ہے اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ اللہ نے سارے انسانوں اور جنوں کی پوری پوری کامیابی کے لئے اپنا پورا کا پورا دین مرحمت فرمایا۔ پورا دین زندگیوں میں امام الانبیاء ﷺ والی محنت کو کرنے سے آئے گا آپ ﷺ کی محنت ان اعمال کا مجموعہ ہے۔ ایمان و یقین کی کھنتوں کھنتوں دعوت دینا یعنی لوگوں کے سامنے مغیبات کو بیان کرنا (یعنی اللہ کی عظمت اور کبریائی کو' قبر حشر کے احوال کو' جنت دوزخ کی زندگیوں کو جو سب کی سب غیب میں ہیں) فضائل کے حلقوں کو قائم کرنا یعنی اعمال صالح کی قیمت کا لوگوں کو قرآن و احادیث کے حوالے سے بتانا کہ معروفات کا شوق پیدا ہو اور منکرات سے نفرت ہو۔ فضائلی علم دراصل ایمان ہے اور مسائلی علم اسلام ہے۔ عبادات کو صحیح نہج پر کرنا یعنی علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر کرنا۔ دعاؤں کی کثرت اور قوت کو بڑھانا۔ محمد ﷺ جیسے اخلاق کے ساتھ ساری مخلوق کے ساتھ سلوک کرنا۔ ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ کرنا یعنی کلمہ کے یقین کے ساتھ' اللہ کے دھیان کے ساتھ' اللہ کو راضی کرنے کے جذبے کے ساتھ' محمد ﷺ کے طریقوں کے مطابق' فضائل کے استحضار کے ساتھ اور نفس کے مجاہدے کے ساتھ۔

ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ سردار العبادات نماز میں لانا۔ جس کی نماز درست نکل آئی وہ بامراد کامیاب ہوگیا۔ جس کی نماز خراب نکلی وہ ناکام خسارہ میں پڑگیا۔ نماز کے ساتھ ساتھ باقی تمام عبادات میں ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ ادا کرنا ہوگا۔

اگر ایک مسلمان ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ کرے گا تو اللہ اسے سارے انسانوں اور جنوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے گا۔ اگر مسلمانوں کی ایک جماعت' ایک خاندان یا ایک قبیلہ ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ کرے گا۔ تو اللہ اسے سارے انسانوں اور جنوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے گا۔

ان اعمال کو ان صفات کے ساتھ اپنی زندگی میں لانے کے لئے اللہ کے راستے میں کچھ کچھ وقت کے لئے پابندی سے نکلتے رہنا ہوگا اور اسے عملی طور پر سیکھنا ہوگا۔ اس کو دین پر چلنا اور دین کی محنت کرنا کہتے ہیں۔ اس طرح دنیا قبر آخرت کے تمام ثمرات اللہ ہمیں عطا کرے گا۔ دنیا میں چین سکون راحت' آرام' عزت' حفاظت عطا کرے گا۔ روزی میں جان و مال میں برکت عطا کرے گا' قبر میں راحت اور میٹھی نیند عطا کرے گا اور میدان محشر میں "لاخوف علیهم ولاهم یحزنون" والی حالت سے بہرہ مند کرے گا۔ میدان محشر کے پچاس ہزار سال کے ایک دن کو فجر کی نماز کی دو سنتوں کی ادائیگی کے وقت کے بقدر گزار کر اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے کر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے پل صراط سے گزار کر جنت کے بالاخانوں میں بغیر حساب کتاب کے پہنچادے گا۔ اسلامی نظریہ امتحان کی روح اللہ کے سامنے اپنی ساری زندگی کی کارگزاریوں کی جوابدہی کا ہر وقت احساس کرنا ہے جس کی بدولت انسان اپنے آپ کو دنیا میں ایک قیدی کی طرح اور مسافر کی طرح محسوس کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی منزل تو آخرت ہے اور اس کو اس دنیا میں رب چاہی زندگی گزارنی ہے۔ نفس اور شہوانی قوتوں کے غلبہ اور شیطانی بہکاوے سے اللہ کی پناہ میں رہنے کی التجا کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اس دنیا سے گزرنا ہے۔ جو مسلمان ایسا کرے گا اللہ اس کو دنیا میں ایمان کی حلاوت نصیب فرمائے گا اور قبر آخرت میں من چاہی زندگی عطا کرے گا۔ مانشتھی انفسکم والی اللہ کی سند کے مطابق عیش و نشاط والی عظیم الشان پاکیزہ زندگی میں اولین و آخرین شرفا' جنت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ جہاں انبیاء صدیقین صالحین شہدا ہوں گے اور یہ بڑے اچھے ساتھی ہوں گے۔ کاش اللہ پوری امت کو جہنم سے بچالے اور جنت میں پہنچادے اور اس کے لئے دین اور دعوت دین کی اہمیت کو اجاگر فرمادے۔ دین پر چلنا اور دین کی محنت کرنا ہم اپنی ضرورت اور ذمے داری سمجھ کر کرتے رہیں۔ آمین اس کے نتیجے میں اللہ ہدایت کو عام فرمادیں گے اور دین کو سارے عالم میں غالب کردیں گے۔ اسلامی معاشرت تشکیل پاجائے گی۔ اور اللہ اسلامی خلافت امت مسلمہ کو تحفتاً عنایت فرمائے گا۔

بقیہ :توہین رسالت کا قانون

پس ثابت ہوا کہ 'توہین رسالت مآب' کرنے والوں پر دنیا اور آخرت میں عذاب' سنت الٰہی ہے۔ آیت مذکورہ بالا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"دنیا و آخرت میں ہم ٹھٹھا کرنے والوں سے نمٹ لیں گے۔ آپ ﷺ بے خوف و خطر تبلیغ کرتے رہئے آپ کا بال بیکا نہ ہوگا۔"

(تفسیر عثمانی صفحہ ۳۵۲)

اخبارِ ختم نبوّت

اسلام دشمنوں کو دوہرے ووٹ کا حق دینا مسلمانوں کے حق پر ڈاکہ ہے

ساہیوال (پ ۔ ر) شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ جامعہ علوم شرعیہ میں دو روزہ دورے پر ساہیوال تشریف لائے۔ قاری عبدالجبار مفتی ذکاء اللہ' مولانا محمد عبدالخالق رحمانی مبلغ ختم نبوت جامعہ کے مدرسین اور مجلس کے کارکنوں نے خوش آمدید کہا اسی دن بعد از نماز مغرب جامعہ محمدیہ حفظ القرآن چک 85/6-R کے فارغ حفاظ کرام کے اعزاز میں منعقد تقریب سے خطاب کیا سامعین پر ایک سکوت طاری تھا۔ سامعین بار بار ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ بلند کر رہے تھے۔ مرزائیت مردہ باد' مرزائی کافر کا نعرہ خوب لگا رہے تھے بعد شاہین ختم نبوت نے جامعہ محمدیہ حفظ القرآن کی ترقی خوش حالی اور قاری عبدالجبار کی کاوشوں پر درازی عمر و عمل صالح کے لئے دعا فرمائی اگلے دن جامع مسجد مینار والی میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور انہوں نے کہا کہ مرزائی اب اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ 6-11-L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال مسجد پر حملہ سرگودھا میں مدرسہ پر حملہ اور طلبہ پر تشدد دوالمیال ضلع چکوال کی عیدگاہ پر حملہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں جمیل نوری پر تشدد۔ ایسے واقعات کا ہونا اور پھر بھی امریکہ بہادر اور مہذب دنیا انہیں مظلوم کہتی نہیں تھکتی اور حکومت پاکستان نے ظالم دین و ملک دشمنوں کو دوہرے ووٹ استعمال کرنے کا حق دیا ہے۔ یہ مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ہے دوہرے ووٹ کا قانون ختم کیا جائے اور پورے ملک میں قادیانیوں کی تخریبی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ بعد نماز جمعہ معروف نعت خواں جناب محمد حفیظ جالندھری اور ان کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے ان کے بیٹوں سے اظہار تعزیت کیا۔ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائی یاد رہے جناب محمد حفیظ جالندھری رمضان المبارک کے پہلے جمعہ المبارک کو وفات پاگئے تھے اور شوال کی دوسرے جمعہ کو ان کی اہلیہ صاحبہ وفات پاگئیں تھیں۔

مولانا محمد نذر عثمانی و مولانا راشد مدنی کا دورہ

میرپور خاص

میرپور خاص (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی اور ختم نبوت ٹنڈو آدم کے مبلغ مولانا راشد مدنی مولانا عبدالجبار صاحب کی دعوت پر سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کا دورہ کیا ختم نبوت کے کارکنوں نے ان کا استقبال کیا علاقے میں بڑھتی ہوئی قادیانی سرگرمیوں اور خصوصاً" سٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں قادیانی سازشوں کے سدباب کے لئے اہل علاقہ نے کئی پروگرام رکھے۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اگر مہدی مانتے ہیں تو جس امام مہدی نے اس دنیا میں تشریف لانا ہے رسالت مآب ﷺ ان کی بھی نشانیاں بتلائی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا مہدی کا نام محمد ہوگا ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا جب کہ مہدویت کا دعویٰ کرنا والا مرزا غلام احمد قادیانی کا نام غلام احمد والد کا نام غلام مرتضیٰ والدہ کا نام چراغ بی بی مرزا غلام قادیانی میں مہدی ہونے کی ایک بھی نشانی نہیں پائی جاتی۔ مولانا راشد مدنی نے قادیانی عقائد اور نظریات کے بارے میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے قادیانی اسلام کے لئے زہر قاتل ہیں قادیانی مرتد و زندیق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی بھی صورت میں قادیانی سرگرمیوں کو برداشت نہیں کریں گے اور اگر قادیانیوں نے دوبارہ سازشی سرگرمیاں جاری رکھیں تو اس کے خلاف تمام مسلمان سرگرم عمل ہوں گے۔

○

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے جملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس' جماعتی کام' خبریں' مراسلے آئندہ براہ راست اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

"شعبہ اخبار ختم نبوت" ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

Masih (the Qadiani Mirza) in the world as a prophet the words محمد رسول اللہ (Muhammad ur Rasul Allah) included in their meaning only such prophets as had preceded him, but after the incarnation of the promised Masih (the Qadiani Mirza) in the world as a prophet, one more prophet has been added to the meaning of محمد رسول اللہ (Muhammad ur Rasul Allah). Therefore on account of the incarnation of the promised Masih, Allah forbid, the Kalimah لا إله إلا الله محمد رسول الله does not become abolished; it rather shines more brightly. *(Because Mirza Qadiani, the prophet of higher rank, has entered the meaning of Kalimah! Ha, without Mirza, this Kalimah remained meaningless, useless and false! That is why those who recite this Kalimah without including therein Mirza are 'Kafir', rather 'pakka' Kafir'! —Compiler).* In short, the same Kalimah is (effective) even now for embracing Islam, with the only difference that the incarnation of the promised Masih (Mirza Qadiani) has added one more prophet to the meaning of محمد رسول اللہ (Muhammad ur Rasul Allah). That's all".

"Moreover, even if we accept by supposing the impossible that the sacred name of the gracious Prophet (S) has been included in the sacred Kalimah because he is the last of the Prophets, even then there is no harm and we do not need a new Kalimah because the promised Masih is not a separate entity from the gracious Prophet as he (Mirza) himself says: "My being is exactly the being of Muhammad ur Rasul Allah محمد رسول اللہ One who discriminates between me and Mustafa has neither recognized me nor seen me". And the reason for this is Allah Almighty's promise that He would reincarnate "Khatam un Nabieen" in this world once more as a prophet as is evident from the verse,* "And others of them..." "Thus the promised Masih (the Mirza of Qadian) is himself Muhammad ur Rasul Allah, who has been incarnated in the world again to spread Islam. We do not, therefore, need any new Kalimah. Albeit, a new Kalimah would have been necessary, if some other person had been reincarnated instead of Muhammad ur Rasul Allah".

(Kalimatul Fasl, page 158,
by Mirza Bashir Ahmad Qadiani
Review of Religions, Qadian, — April, 1915).

adiani Kufr

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani claimed, in total absurdity that Allah made him "Muhammad ur Rasool Allah". And the Qadianis:

1) hold firm belief in this 'Kufria' heretic claim;
2) include Mirza Ghulam Ahmad in the meaning of Kalimah Tayyiba; and
3) mean Mirza Ghulam Ahmad Qadiani when they say Muhammad ur Rasool Allah.

In the light of the the above Kufr, if Qadianis wear badges of Kalimah Tayyiba on their person then anybody with a little commonsense will consider them guilty of insulting the holy Prophet himself. صلی اللہ علیہ وسلم.

Qadiani Hypocrisy

It is well-known that the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم ordered the burning up and demolition of Mosque Zirar and turning it into a dungheap because it was constructed by the Hypocrites. If his order was correct (and it was thoroughly correct by all means) then how can the demand of Muslims to demolish places of worship of Qadiani hypocrites or convert them into dungheaps can be wrong, when these are constructed on the pattern of a Muslim mosque with Kalimah on it? However for the present our demand is that Kalimah should not be written on these 'Zirar' prototypes. How can this demand be deemed as unjust?

In short, the Kufr and hypocrisy of Qadianis were playing havoc in Pakistan and they had to be incapacitated to play any more frauds. They cannot insult the Kalimah any more by inscribing it on their buildings and cannot put the holy name of the Prophet صلی اللہ علیہ وسلم into disgrace and dishonour. Muslims, now aware of Qadianis' profane anti-Islamic and anti-state beliefs, cannot tolerate their nefarious activities. Readers may recall that Dr. Abdus Salam Qadiani called the land of Pakistan as an 'accursed country'. (Allah protect us).

Qadiani Threats

The spiritual sire of Dr. Abdus Salam Qadiani, Mirza Tahir Qadiani, is sounding war trumpet and is threatening Pakistan with warlike conditions of Afghanistan when he says:

CONTINOUED

---

*Please see page 87.

By the words آخرین منہم (and others of them ....) Mirza Qadiani has concocted the false meaning as "the prophet to come later", whereas the verse simply means that the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم came not only for the unlettered people of Arabia but he is also prophet for all the people who will be born till the Resurrection.

Some of his diatribes are translated below:

(a) *"The battle-field in which our enemy has pushed us appears to be the last ditch for him and, God willing, our enemies shall be very badly defeated". (Page: 7)*

(b) *"This is the most important and decisive position of our war with the enemy". (Page: 7)*

(c) *"This is that last post where the enemy has already reached". (Page: 7)*

(d) *"The whole (Qadiani) Jamaat should join in this war with electric speed". (Page: 8)*

(e) *"This is a bugle of war which has been blown. Its sound must be amplified and this call carried to every corner of the world". (Page: 8)*

(f) *"And war-lords of Islamabad (Pakistan) should be driven back, helpless, by resonance of this roar". (Page: 8)*

(g) *"Hence this filthy movement which is flowing from President Zia-ul-Haq's womb he is responsible in this world and the next too on Resurrection Day; no power on earth will save him; no power of religion will rescue him; because he has attached eminence and glory of God; because he has stormed the sanctity of sacred name of Muhammad Mustafa". (Page: 13)*

Th· Missing 'Predicate'

Readers should excuse Mirza Tahir for the grammatical misconstruction ·in the above sentence. In the heat of his emotional loquacity he forgot the rules of grammar and lost thread of the 'predicate', after starting the sentence with the 'subject', 'this filthy movement,' the predicate to this sentence is missing.

We shall now provide this missing predicate to our readers:

(1) After having been constitutionally declared as Non-Muslims, the Qadianis were restrained in April, 1984, from using the holy word of Islam anywhere in any form or calling themselves Muslims. To defeat this legal provision they inscribed *Kalimah Tayyiba* on their places of worship, wrote it out on houses, shops, transports and displayed it even on their chests. This Qadiani trickery which amounted to defeat of law led to an objection from the Muslims.

(2) Qadianis' places of worship, being obvious centres of heresy and apostasy, are outright filthy. Then to wear Kalimah Tayyiba on chests, filled with anti-Islamic venom, is a disgrace of the holy Kalimah. It amounts to (Allah forbid) writing or hanging Kalimah Tayyiba on latrines. If a person is caught doing so he will be punished. To efface the letters of Kalimah Tayyiba from dunghills is no disgrace to it but a commendable act.

Ghulam Ahmad's Claim that he is Muhammad incarnate

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani claimed to be the reincarnation of Muhammad Mustafa صلی اللہ علیہ وسلم and that the noble Prophet صلی اللہ علیہ وسلم had a second *janam* (birth) in the ·orm of Mirza Ghulam Ahmad at Qadian.

In his book, *Ek Ghalati Ka Izalah*, (3rd Edition, Rabwah), on Page 4, Mirza quotes the Quranic verse:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾

(الفتح ۲۹)

(Translation)

'Muhammad is the messenger of Allah. And those with him are stern against the unbelievers and merciful among themselves'. (*Quran*, Al-Fath: 29) and says, *"In this wahi (revelation) I have been named Muhammad and I have also been made Prophet"*. Allah forbid!

As a result of this absurd claim, whenever Qadianis recite the Islamic Kalimah لا إله إلا الله محمد رسول الله they imagine, Allah forbid, Ghulam Ahmad in their minds as "Muhammad ur Rasul Allah".

The Lahori branch of Qadianis posed a question to their Headquarters:

"If Mirza was a prophet why do you not recite his name in the Kalimah"?

Reply to this question came from Mirza Bashir Ahmad Qadiani:

> "The reason why the name of Muhammad ur Rasool Allah has been included in Kalimah Tayyiba is that he is head crown and Seal of all the prophets. By including his name, all Prophets fall into it automatically. Therefore, it is not necessary to include the names of the prophets individually. However, as a result of the birth of the promised Masih (the Qadiani Mirza) a difference has cropped up (in the meaning of the Kalimah). Before the birth of the promised

they are putting Pakistan into disgrace by throwing mud on Dr. Abdus Salam's personality although they are on government pay-roll.

"On the occasion of Eid ul Azha, the Pesh-Imam of Islamabad's central mosque, popularly known as 'Lal Masjid', which is under the management of Ministry of Religious Affairs, passed indecent remarks against the person of Dr. Abdus Salam in his pre-prayer speech. How were his comments related to *Sunnat-e-Ibrahim?* What virtue was rewarded to his listeners? I do not know.

"The Pesh-Imam (probably his name is Maulana Abdullah) said in his rhetoric zeal...... Because Abdus Salam is Mirzai Qadiani, he is Kafir. He has been given Nobel Award only because he has smuggled some important secrets of Pakistan to Jews.

"It is now up to the Government to enquire from this employee of Grade 17 as to wherefrom he got this information that Dr. Abdus Salam got Nobel Prize in lieu of his having smuggled national secrets.

"Shocking, that illiterate Maulvis are rolling Pakistan's dignity into dust in their hostility towards scientific technology, while standing on prophetic pulpit. They get away with it and are not taken to task.

"After all, there was a sizable number of members of foreign missions and diplomats present in that congregation.

"If this religious decree of Maulvis that Dr. Abdus Salam is a Kafir is accepted even then the Maulvis should realise that that kafir is a Pakistani, first and last, and his honour is Pakistan's honour".

Dismissal Orders

No doubt Dr. Abdus Salam is a Pakistani national but what patriotic regard this son of the soil has for his homeland can be seen from the following incident:

The story goes back to days when he was Scientific Adviser to the President during the regimes of Yahya Khan and Bhutto. No sooner did Pakistan National Assembly legally declare Qadianis as Non-Muslims in 1974, than he left Pakistan to sit in London, in protest. Then it so happened that some time later Bhutto sent him an invitation to come to Pakistan to attend a Science Conference. He spurned the invitation with undignified remarks. The weekly newspaper, '*Chatan*', Lahore, in its issue dated 22nd June, 1986, reported the following:

"A Science Conference was going to be held in Bhutto's times. Invitation was sent to Dr. Abdus Salam to attend. This happened after the National Assembly had constitutionally declared Qadianis as Non-Muslims. As the invitation reached Dr. Salam he sent it back to the Prime Minister's Secretariat with these remarks:

"I do not want to step on this accursed country unless the Constitutional Amendment is withdrawn".

"Bhutto, having read these remarks, turned livid with rage and wrote immediately to the Secretary, Establishment Division, to remove Dr. Salam from Advisership and issue dismissal Notification forthwith. Waqar Ahmad was Secretary, Establishment Division, at that time. Instead of putting this order into action he slipped it quietly into his personal custody. The entire proceedings stood lost. Why? Waqar Ahmad was also a Qadiani. How could he preserve such an important document on files".

Mirza Tahir, Head of Qadianis,

Flees From Pakistan

In April 1984, President General Muhammad Zia ul Haq issued Prohibitory Qadiani Ordinance whereby Qadianis were prohibited from calling themselves Muslims and practising Muslim rites. The fraud had to be stopped. Having seen the promulgation of the Ordinance, the so-called brave Khalifa of Qadianis, fled away to London, under cover of darkness of night. On reaching there he named his residential quarters as "Islamabad", in confrontation to Pakistan's capital, Islamabad.

Honking from His Manger

Sitting in his counterfeit Islamabad, Mirza Tahir is now blowing bugles of war, calling Pakistan his enemy. He is advising Qadianis to ignite Pakistan's peace into flames.

Below is quoted some rattle prattle, reproduced from a two-monthly Qadiani magazine, named '*Mishkat*' which is printed from Qadian (India). Under the caption, 'Message of the Imam to the (Qadiani) Jamaat' it carries a message to his followers:

PART 4

DR. ABDUS SALAM AND THE NOBEL PRIZE

Motives, Possibilities, Designs

by
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translate by
K. M. SALIM

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

DR. ABDUS SALAM QADIANI AND PAKISTAN

Tolerance Thy Name Ignorance

There are many Muslims in Pakistan who believe in toleration towards Qadianis and a show of broad-mindedness for Dr. Abdus Salam Qadiani. Their reasoning is that he is a Pakistani after all and his religious beliefs should be ignored because as a recipient of Nobel Award he brought honour to Pakistan and Pakistanis.

In pursuance of this logic, a renowned political figure of Pakistan expressed his views in a column of Daily Newspaper *'Jung'* on May 14, 1981, under caption 'Mushahidat'. He wrote:

"Nobel Award recipient, Pakistani Scientist, Dr. Abdus Salam also happened to be in Amman those days. On a breakfast invitation, once we came across each other. I had had occasions to hear him earlier in Cabinet meetings while presenting his case.

"At that time, he was working for Pakistan Atomic Energy Commission. An extremely competent and learned person, he is well-mannered and complaisant. Let whatever be his track but by Pakistani affinity we should obviously be pleased at the world-wide recognition he received for his scientific prowess. Knowledge is knowledge. Neither can it be struck with the stamp of any religious dogma nor by its source whether Eastern or Western. Knowledge is a common heritage, shared by entire humanity like air and light of the cosmos."

Letter from a Simpleton

A letter was published on page 4, in the Qadiani weekly, *'Lahore,'* dated Nov. 11, 1979. The writer calls himself a simple Muslim but has given evidence of being a simpleton. An extract of his letter is translated below:

"Pakistan's Dignity Rolled into Dust by Illiterate Maulvis Hostile to Science.

"Dr. Abdus Salam's sentimental attachment to any dogma is none of my concern. What I say is only this much that he got a Nobel Prize in Physics and as a result bestowed honour upon Pakistan on international level. President Zia ul Haq sent him a congratulatory message. Our radio and television mentioned him frequently that he is the first Muslim to have received an international compliment.

"What pains me is this: Who has instigated the imams of official mosques that

سلسلہ نمبر۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال ۱ ... قادیانیوں نے پنجاب کے کس شہر کی مسجد میں نمازیوں پر حملہ کیا؟

سوال ۲ ... مرزائیوں کی تفسیر بیان القرآن کے مصنف کا نام کیا ہے؟

سوال ۳ ... مرزا غلام احمد قادیانی کن کن نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا تھا کوئی تین بیماریوں کے نام لکھئے۔

ٹوکن شمارہ ۴۹

نام ____________

ولدیت ____________

مکمل پتہ ____________

____

ذاتی مصروفیات ____________

____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت "انٹرنیشنل" پرانی نمائش

ایم اے جناح روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱...... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲...... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳...... ہر شمارہ کا حل اس سے دو شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴...... جوابی ٹوکن انچارج انعامی مقابلہ "ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل" کے نام سے ارسال کریں

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن)

پروفیسر محمد الیاس برنیؒ

○۔ " قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ " برصغیر پاک و ہند میں وہ مشہور کتاب ہے جسے قادیانی عقائد و عزائم کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاسکتا ہے۔

○..... آج تک اس کے تمام ایڈیشن لیتھو پر شائع ہوئے تھے جن میں موجود بہت سی غلطیاں کتاب کے حسن کو ماند کررہی تھیں۔

○..... اب اس کا جدید ایڈیشن کمپیوٹر پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا ہے۔

جدید ایڈیشن درج ذیل خصوصیات کا مجموعہ ہے:۔

۱..... قدیم قادیانی کتب اور ان کے جدید ایڈیشنوں کے حوالہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے نیز روحانی خزائن (مطبوعہ ربوہ و لندن) کے حوالہ جات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۲..... قادیانی اخبارات و رسائل کے حوالہ جات بمعہ جلد' شمارہ' تاریخ اور صفحات بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

۳..... کتابت کی سابقہ تمام غلطیوں کو دور کردیا گیا ہے۔ حوالے کی اصل کتابوں سے عبارتوں کو ملا کر تصحیح کردی گئی ہے۔

۴..... سیرت المہدی کے حوالہ جات میں صفحہ اور جلد کے ساتھ روایت نمبر بھی درج کردیا گیا ہے۔

۵..... جہاں کہیں عبارتوں میں کتابت کی غلطی تھی اسے دور کردیا گیا ہے۔

۶..... فاضل مصنف مرحوم نے عنوان کے ساتھ صرف نمبر لگائے تھے۔ ہم نے فہرست میں ان عنوانات کے ساتھ صفحات بھی دے دیئے ہیں۔

۷..... ضمیمہ جات کے عنوانات کی فہرست کو اصل فہرست کے ساتھ لگادیا گیا ہے۔

۸..... مرزا قادیانی کے اشتہارات جو تبلیغ رسالت کے نام سے پہلے دس جلدوں میں تھے۔ ان حوالہ جات میں مجموعہ اشتہارات کی تینوں جلدوں کے صفحات دے دیئے ہیں۔

۹..... مصنف نے مرزا کے اقوال کفریہ مختلف قادیانی رسائل و اخبارات کے حوالہ کے ساتھ دیئے تھے۔ اب ملفوظات کے حوالہ جات بھی ساتھ لگادیئے گئے ہیں۔

۱۰..... مصنف کے زمانہ تصنیف کتاب ہذا کے وقت مرزا قادیانی کا کفر نامہ' تذکرہ' شائع نہیں ہوا تھا۔ اس ایڈیشن میں "تذکرہ" کے حوالہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

کمپیوٹر کتابت۔ عمدہ سفید کاغذ۔ سہ رنگ ٹائٹل۔ خوب صورت جلد۔ صفحات ۱۱۳۰۔

قیمت تین صد ر۳۰۰روپے صرف۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ حضوری باغ روڈ۔ ملتان۔ فون نمبر ۵۱۴۱۲۲